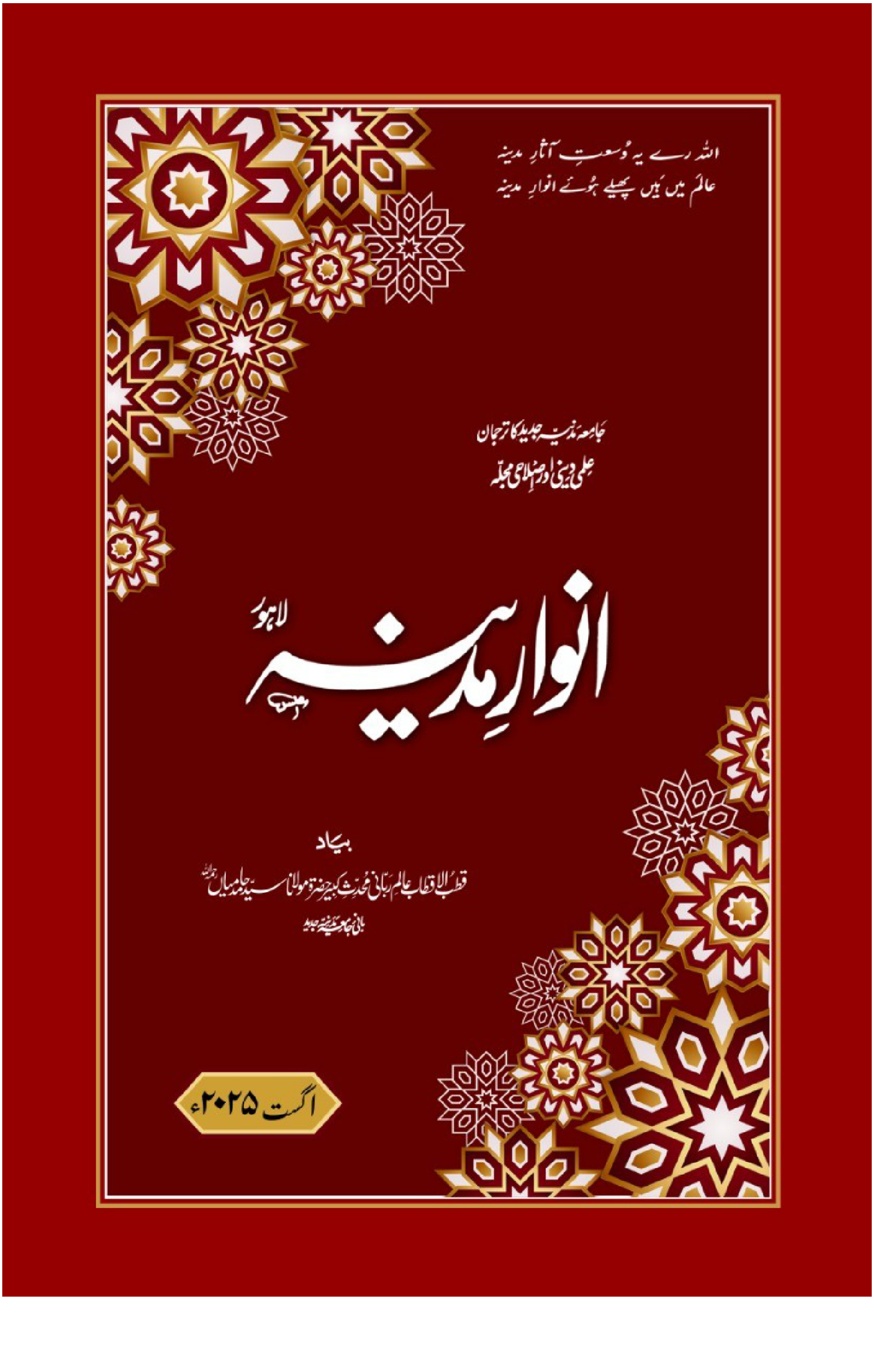
اللہ رے یہ وُسعتِ آثارِ مدینہ
عالَم میں ہیں پھیلے ہوئے انوارِ مدینہ
جامعہ مدنیہ جدید کا ترجمان
علمی دینی اور اِصلاحی مجلہ
انوارِ مدینہ
لاہور
بیاد
قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرۃ مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ
بانیٔ جامعہ مدنیہ جدید
اگست ۲۰۲۵ء

ماہنامہ انوار مدینہ

جلد : ۳۳	صفر المظفر ۱۴۴۷ھ / اگست ۲۰۲۵ء	شمارہ : ۸

بیاد : قطب الاقطاب عالم ربانی محدث کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاںؒ

فیضانِ نظر : محمود الملّۃ و الدین شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ

مولانا نعیم الدین صاحب (مدیر اعلیٰ)	مولانا عکاشہ میاں صاحب (مدیر مسئول)
مولانا محمد عابد صاحب (نائب مدیر)	ڈاکٹر محمد امجد صاحب (مدیر منتظم)

بدلِ اشتراک	ترسیلِ زر و رابطہ کے لیے
پاکستان فی پرچہ 50 روپے......سالانہ 600 روپے	''جامعہ مدنیہ جدید'' محمد آباد 19 کلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات.....سالانہ 90 ریال	رابطہ نمبر : 0333-4249302
برطانیہ، افریقہ .... سالانہ 20 ڈالر	موبائل : 0333 - 4249301
امریکہ .... سالانہ 30 ڈالر	موبائل : 0323 - 4250027
جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ اور ای میل ایڈریس	جاز کیش نمبر : 0304 - 4587751
www.jamiamadniajadeed.org	دارُالافتاء کا ای میل ایڈریس اور وٹس ایپ نمبر
jmj786_56@hotmail.com	darulifta@jamiamadniajadeed.org
Whatsapp : +92 333 4249302	Whatsapp : +92 321 4790560

مولانا سیّد رشید میاں صاحب طابع و ناشر نے شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر

دفتر ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور سے شائع کیا

اس شمارے میں

حرفِ آغاز		۴
درسِ حدیث	حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ	۶
سیرتِ مبارکہ ... عرب قبلِ اسلام اپنے آئینے میں	حضرت اقدس مولانا سید محمد میاں صاحبؒ	۹
مقالاتِ حامدیہ .... برا نہ مانیے اور غور کیجیے	حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ	۱۸
آہ ! خانوادۂ مؤرخ ملتؒ کا فردِ جلیل	حضرت مولانا قاری تنویر احمد صاحب شریفی	۲۹
رحمٰن کے خاص بندے قسط : ۳۴	حضرت مولانا مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری	۴۴
شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ	ڈاکٹر محمد امجد صاحب	۴۷
اخبار الجامعہ	ڈاکٹر محمد امجد صاحب	۶۲
وفیات		۶۵

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللّٰہ مرقدہٗ

محمود الملّة و الدین شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں نور اللّٰہ مرقدہٗ

کے سلسلہ وار مطبوعہ مضامین و دروس جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر پڑھے جا سکتے ہیں

http://www.jamiamadniajadeed.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ !

۷رمحرم الحرام ۱۴۴۷ھ/۲رجولائی ۲۰۲۵ء بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب جامعہ مدنیہ جدید اور متعلقین و منتسبین جامعہ کے لیے انتہائی تاریک شب تھی کیونکہ آج جامعہ مدنیہ (جدید وقدیم) کے بانی وسابق امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام قطب الاقطاب حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے منجھلے صاحبزادے شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ مدنیہ جدید، خانقاہ حامدیہ قدوسیہ چشتیہ کے مسند نشین، جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے امیر اور ''الحامد ٹرسٹ'' کے بانی و امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ طویل علالت کے بعد انٹرنیشنل ہسپتال بحریہ ٹاؤن لاہور میں اپنے ہزاروں تلامذہ و متعلقین اور مریدین و منتسبین کو داغِ مفارقت دے گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اللہ تعالیٰ مولانا رحمہ اللہ کی کامل مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے، آمین ثم آمین یارب العالمین ! ! تمام احباب سے مولانا رحمہ اللہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

مولانا رحمہ اللہ کے انتقال کی خبر جملہ عشاق پر بجلی بن کر گری اور آناً فاناً ملک و بیرونِ ملک پھیل گئی دور دراز مقامات سے قافلے جامعہ مدنیہ جدید پہنچنے لگے، صبح سے ہی جامعہ میں واردین و صادرین جمع ہونے لگے، مولاناؒ کے خاص احباب نے غسل و تکفین کی سعادت حاصل کی بعد ازاں جامعہ مدنیہ جدید

کی وسیع وعریض ''مسجد حامد'' کی شمالی جانب زیارت کے لیے چار پائی لائی گئی جہاں ہزاروں افراد نے مولانا کا آخری دیدار کیا، اس دوران مسجد میں علماءِ کرام کے بیانات ہوتے رہے، دریں اثناء موجود علماء ومشائخ نے مسجد میں تمام حاضرین کے سامنے مولانا کے صاحبزادہ مولانا عکاشہ میاں سلّمہٗ کی دستار بندی فرمائی جن میں سے چند علماء کرام کے نام درج کیے جاتے ہیں :

(۱) حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب (مہتمم جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور)

(۲) حضرت مولانا عطاء الرحمن صاحب سینٹر (برادر قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مدظلہم)

(۳) حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب (شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور)

(۴) مفتی اسعد محمود صاحب (ایم این اے وفرزند قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مدظلہم)

(۵) حضرت مولانا محمد امجد خان صاحب (مرکزی سیکریٹری اطلاعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

(۶) حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب (استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ روڈ لاہور)

(۷) حضرت مولانا سید عدنان صاحب کاکاخیل (مہتمم البُرھان انسٹیٹیوٹ اسلام آباد)

(۸) محترم قاری محمد عثمان صاحب (نائب امیر جے یو آئی سندھ)

(۹) محترم جمال عبدالناصر صاحب (نائب امیر جے یو آئی پنجاب)

(۱۰) حضرت مولانا فصیح الدین صاحب (رہنما جمعیۃ علماء اسلام)

مولانا کی نمازِ جنازہ بروز جمعرات صبح دس بجے جامعہ مدنیہ جدید میں آپ کے برادرِ اکبر حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب مدظلہم کی امامت میں ادا کی گئی، بعدازاں آپ کی وصیت کے مطابق جامعہ مدنیہ جدید سے متصل قبرستان میں تدفین عمل میں لائی گئی۔

قارئین کرام سے بانی جامعہ حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں صاحب اور مولانا سید محمود میاں صاحب کے لیے خصوصاً اور جملہ مؤمنین ومؤمنات کے لیے عموماً ایصال ثواب کی درخواست ہے۔

نعیم الدین

۳۰ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ/ ۲۶ جولائی ۲۰۲۵ء

مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' شارع رائیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

''دعا'' بھی کوشش بھی ! ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا ''توکل'' نہیں ہے !

(درسِ حدیث نمبر٤٦ ٩/شوال المکرم ١٤٠٢ھ/ ٣٠/جولائی ١٩٨٢ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

ایک صحابی ہیں وہ ہر نماز کے بعد ایک دعا مانگا کرتے تھے، ان کے بیٹے نے یہ کیا کہ باپ کو جب یہ دعا مانگتے ہوئے دیکھا اور ان سے وہ کلمات سنے تو خود بھی مانگنے لگے وہی دعا ! نماز سے فارغ ہوکر انہوں نے ایک دن وہی کلمات کہے جو والد کہا کرتے تھے، انہوں نے پوچھا کہ یہ کہاں سے تونے سیکھے ؟ بیٹے نے کہا کہ میں نے یہ جناب سے سیکھے ! آپ یہ کلمات ادا کرتے ہیں نماز سے فارغ ہونے کے بعد، میں بھی یہ کہنے لگا تو انہوں نے کہا کہ ہاں جناب رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد یہ کلمات ادا فرماتے تھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ [1]

''میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کفر اور فقر سے اور عذابِ قبر سے''

تین چیزیں ہیں کفر ہے ، فقر ہے ، عذابِ قبر ہے ! ان تین چیزوں سے دعا کی گئی پناہ کی !

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات رقم الحدیث ٢٤٨٠

ایک حدیث میں اسی طرح کے کلمات اور بھی آتے ہیں ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ [1] کفر اور قرض سے پناہ چاہتا ہوں ! ایک شخص نے عرض کیا کہ کیا کفر اور قرض یہ برابر ہوسکتے ہیں جو یہ ذکر ساتھ ساتھ ہورہا ہے ان کا ؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں یعنی کبھی کبھی ایسے ہوجاتا ہے کہ آدمی فقر میں مبتلا ہوکر پریشانیوں میں گھر کر اس طرح خراب ہوجاتا ہے جیسے کفر سے خراب ہوجاتا ہے !

تو ایک حد تک برداشت ہوتی ہے اور اگر برداشت سے زیادہ کوئی چیز ہوجائے تو پھر نتیجے اور ہوتے ہیں اس کے ! تو اللہ تعالیٰ سے آپ نے پناہ چاہی ہے کہ یہ چیزیں اتنی نہ پیش آنے پائیں کہ جو برداشت سے باہر ہوجائیں ! اگرچہ یہ بھی تلقین ہے کہ برداشت کرو، صبر کرو، اللہ سے توقع رکھو، کام جاری رکھو، کوشش جاری رکھو اور خدا پر نظر رکھو یہ حکم ہے اور اس میں مدد ہوگی اللہ کی طرف سے اور ہوتی ہے ! !

کوشش اور اقتصادی حالت :

خالی بیٹھے رہنا اس پر توکل کر کے یہ تو بتایا نہیں شریعت نے، خالی بیٹھ جانا عبادت کے لیے بھی تارک الدنیا ہوکر وہ بھی پسند نہیں فرمایا لَا رَھْبَانِیَّۃَ فِی الْاِسْلَامِ [2] یہ تارک الدنیا ہوکر بیٹھنا یہ اسلام میں نہیں ہے !

تو جنابِ رسول اللہ ﷺ نے انسانوں کی اقتصادیات کا بڑا خیال رکھا ہے اور اقتصادیات، معاشیات، رہن سہن، آمدنی یہ جو ہے اس کو پورا کرنا ایک اپنی کوشش سے ہوتا ہے، ایک دعا سے ہوتا ہے تو اپنی کوشش بھی اور خداوندِ کریم سے دعا بھی ہو ! اور فقر، احتیاج، حاجت مندی یہ انسان کو بڑے بڑے معاصی میں مبتلا کردیتی ہے، اس واسطے اس سے زیادہ پناہ چاہی گئی ہے اور حدیث شریف میں یہ کلمات آگئے، جنابِ رسول اللہ ﷺ نے بتلادیے، امت کو تعلیم فرمادیے ! ! اس سے ایک یہ فائدہ ہوا کہ دعا ہوگئی، خدا سے مانگنے کے لیے وہ کلمات مل گئے جن کلمات سے دعا کی گئی اور دوسرے نظریات مل گئے، تعلیم مل گئی کہ ان حالات میں اس طرح سے ایسے بات کرنی چاہیے یہ کہنا چاہیے ! !

---

[1] مشکوۃ کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۴۸۱ [2] شرح السنۃ للبغوی کتاب الصلوۃ رقم الحدیث ۴۸۴

تو اسلام میں تمام تعلیمات ہیں اور جو اسلام میں دعائیں سکھائی گئی ہیں ان دعاؤں کے بھی اثرات ہیں اور ان میں بھی ذہن سازی ہے لوگوں کی، ذہن سازی ان میں یہ ہے کہ خدا کی طرف رجوع تو بہرحال ہے چاہے فقر سے پناہ مانگ رہا ہو، کفر سے پناہ مانگ رہا ہو، قرض سے پناہ مانگ رہا ہو، بہرحال خداوندِ قدوس کی طرف توجہ کرنی لازمی ہے، اللہ کی طرف توجہ رکھے اور زبان سے اچھے کلمات ادا کرے اور معاشی حالت درست کرنے کی جان سے کوشش کرے تو پھر کامیابی ضرور ہوگی اور اس طرح کی پریشانیوں سے جو قابلِ برداشت نہ ہوں انسان ضرور بچا رہے گا ! ! !

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمالِ صالحہ کی توفیق نصیب فرمائے، آمین اختتامی دعا..............................

(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ اکتوبر ۱۹۹۶ء)

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی امور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارالاقامہ (ہوسٹل) اور درسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے

سیرتِ مبارکہ

عرب قبلِ اسلام اپنے آئینے میں

سیّد الملة و مؤرخ الملة حضرت مولانا سیّد محمد میاں صاحبؒ کی تصنیفِ لطیف
سیرتِ مبارکہ " محمد رسول اللّٰہ " ﷺ کے چند اوراق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

چشمِ کائنات نے بے شمار انقلاب دیکھے مگر کوئی انقلاب ایسا نہیں دیکھا کہ ایک قوم جو اپنی تہذیب اور اپنی روایات پر نازاں تھی، اپنی روشن خیالی اور سلیقہ مندی پر فخر کیا کرتی تھی وہ اپنی خوشی سے اپنی مکمل آزادی اور خود مختاری کے باوجود بلا کسی جبر و اکراہ اور بلا کسی دباؤ کے خود اپنے احساس کی بنا پر اپنی تہذیب کو وحشت، اپنے تمدن کو جاہلیت اور اپنی علم کو جہل سمجھنے لگی ہو یہ عجیب وغریب انقلاب اس قوم میں آیا تھا جو سرزمین حجاز میں آباد تھی جو "عرب" کہلاتی تھی جس کا مرکز مکہ تھا اور جس کو اپنی نسلی برتری اور اپنے ادب پر اتنا ناز تھا کہ وہ اپنے مقابلہ میں دنیا کی تمام قوموں کو تہذیب سے نا آشنا، خاندانی عظمت سے محروم ایسی جاہل اور بابلد سمجھتی تھی کہ ان کو بات کرنے کا سلیقہ بھی نہیں ہے یہ قوم اپنے آپ کو "عرب" کہتی تھی یعنی خالص النسب، صاف اور واضح کلام کرنے والے اور تمام دنیا کو "عجم" کہا کرتی تھی یعنی گونگے جو ما فی الضمیر کو صفائی سے نہ بیان کرسکیں اور "جمادات" یعنی مویشیوں کی طرح ہوں۔

پھر ایسا کیا ہوا کہ اس مغرور اور متکبر قوم نے خود اپنی خوشی سے گردن جھکائی، گردنوں کے ساتھ دل بھی جھک گئے اور ایسے جھکے کہ وہ خود بھی اپنے دورِ ماضی سے نفرت کرنے لگے اور جس تہذیب ادب اور علم پر وہ فخر کیا کرتے تھے اس کو وہشت اور جہل کہنے لگے۔

محمد رسول اللہ ﷺ کو اس قوم نے آزمایا اور تقریباً چالیس سال تک اس کو دیکھتی ، برتتی پرکھتی ور آزماتی رہی اور جب ہر طرح اس کو سچا، کھرا اور پکا ہی پایا تو اس قوم کی انصاف پسندی اور عاقبت اندیشی نے یہ احساس پیدا کر دیا کہ اگر دوپہر کے وقت آفتاب کا انکار کیا جاسکتا ہے تو محمد (ﷺ) کی سچائی اور صداقت کا انکار کرنا بھی ممکن ہے۔

عرب قوم ایک متحرک، فعال، باہمت، مضبوط ارادہ والی قوم تھی جب محمد رسول اللہ ﷺ کے سامنے جھکی تو اس طرح جھکی کہ صرف اسی کی شخصیت کو شخصیت اور اسی کے ارشاد کو ہدایت اور اسی کے علم کو علم سمجھنے لگی اور اس کے سوا جو کچھ اس کے پاس تھا وہ خود اس کی نظر میں ضلالت ،ظلمت اور جہالت کا انبار معلوم ہونے لگا یہاں تک کہ قرآن حکیم نے اس کے پچھلے دور کو جس پر اسے گھمنڈ تھا ''جاھلیة اولٰی'' کہا تو ایک متنفس نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی۔ پوری قوم اس کو''جاہلیت'' کہنے لگی اس سے نفرت کرنے لگی اور اس کا مذاق بنانے لگی۔

ایک غلط فہمی :

ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمانِ غنی، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمٰن بن عوف، ابوعبیدہ بن الجراح، عبداللہ بن سلام، عدی بن حاتم (رضی اللہ عنھم اجمعین) جیسے اصحابِ علم وفضل اور اربابِ عزم و ہمت نے جب اپنے سابق دور کو دورِ جاہلیت کہا تو عام تصور یہ ہو گیا کہ جاہلیت سے مراد وحشت اور حیوانیت ہے اور عرب قوم ایک وحشی قوم تھی جو حیوانوں کی طرح تہذیب وتمدن سے نا آشنا اور علم و ہنر سے بے بہرہ تھی، اس میں نہ سنجیدگی تھی نہ شرافت نہ اس کا کوئی خاص سلیقہ تھا نہ اس کا کوئی خاص ادب تھا یہی تصور تھا جس کی بنا پر تاریخ نویسوں خصوصاً مصنفینِ سیرت نے عربوں کی صرف وہی خصلتیں پیش کیں جن سے اس غلط تصور کی تصدیق ہوتی تھی حتی کہ ہندوستان کے ایک مشہور قومی شاعر (علامہ حالی) نے عربوں کے اس دور کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا

عرب جس کا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا جہاں سے الگ ایک جزیرہ نما تھا
زمانہ سے پیوند جس کا جدا تھا نہ کشورستاں تھا نہ کشور کشا تھا
تمدن کا اس پر پڑا تھا نہ سایہ
ترقی کا تھا واں قدم تک نہ آیا
نہ واں مصر کی روشنی جلوہ گر تھی نہ یونان کے علم و فن کی خبر تھی
وہی اپنی فطرت پہ طبع بشر تھی خدا کی زمیں بن جُتّی سربسر تھی
پہاڑ اور صحرا میں ڈیرا تھا سب کا
تلے آسماں کے بسیرا تھا سب کا
چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ ہر ایک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بیباک جیسے

آئینہ عرب :

بدوی قبائل کے متعلق مولانا حالی کے یہ اشعار درست ہیں لیکن ایسے پسماندہ قبائل کسی ملک کی تہذیب کا معیار نہیں مانے جاتے، چودہ سو سال کے بعد آج کی مہذب دنیا بھی ایسے قبائل سے اپنا دامن نہیں جھاڑ سکی ! موجودہ دور میں جو ممالک دنیا بھر میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ اور تہذیب وتمدن کا گہوارہ مانے جاتے ہیں ان کے پسماندہ گوشوں میں بھی ایسے قبائل موجود ہیں جو علامہ حالی کے ان اشعار کا مصداق ہیں بدوی قبائل کے علاوہ مکة ، طائف ، دومة الجندل ، تیما دیار بکر، صحار جیسے شہروں کے متعلق یہ تصور سراسر ظلم ہے۔ جس زمانہ کا تذکرہ مولانا حالی نے ان اشعار میں کیا ہے اسی زمانہ کا ایک مکالمہ تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہے جو فی الحقیقت اس دور کے عربوں کی تہذیب کا آئینہ ہے اس مکالمہ کے ضروری اقتباسات یہاں پیش کیے جا رہے ہیں :

سلطنتِ ایران اس زمانہ میں کم از کم ایشیا کی سب سے بڑی منظم اور طاقتور شہنشاہیت تھی جس کی شان و شوکت سے رومن شہنشاہیت بھی دم بخود رہتی تھی۔ چھٹی صدی عیسوی کا آخری ربع جو آنحضرت ﷺ کی جوانی کا دور ہے اس شہنشاہیت کا سب سے زیادہ کامیاب دور تھا جب اس کی فوجوں نے رومن شہنشاہیت (بازنطینی ملوکیت) کی فوجوں کو شکست دے کر تقریباً تباہ کر دیا تھا خسرو پرویز جس کو عرب ''کسریٰ'' کہا کرتے تھے اس سلطنت کا تاجدار تھا [1] یہ مکالمہ جس کو تاریخ نے پوری احتیاط سے محفوظ رکھا جس کے ضروری اقتباسات یہاں درج کیے جا رہے ہیں اسی خسرو پرویز (شہنشاہِ ایران) اور عرب کے ایک رئیس ''نعمان بن منذر'' کے درمیان ہوا تھا [2]

ایران اس جرأت کو کیسے برداشت کر سکتا تھا اس نے عرب پر سخت تنقید کی۔ نعمان بن منذر

---

[1] تاریخ طبری۔ یہی خسرو پرویز ہے جس نے نامہ مبارک کو چاک کیا تھا جس کے نتیجہ میں اس کی پوری شہنشاہیت پارہ پارہ بلکہ بے نام و نشان ہوگئی، یہ نوشیروان عادل کا پوتا تھا باپ کا نام ہرمز تھا۔

[2] نجف اشرف ہمارے زمانہ کا ایک مشہور شہر ہے اسی مقام پر خلیج فارس کے ساحل پر کوفہ سے تین میل ایک شہر تھا جس کو حیرہ کہا جاتا تھا (معجم البلدان) یہ عربوں کی ایک خود مختار ریاست کا مرکز تھا نعمان بن المنذر اسی ریاست کا حکمراں تھا یہ ریاستیں حبش کی یلغار سے تحفظ کے لیے شاہانِ ایران سے اپنا تعلق قائم کیے ہوئے تھیں، شاہان ایران بھی ان کے معاملات میں کافی دخیل رہتے تھے یہاں تک کہ نعمان کے پردادا امر القیس نے نو شیران بن قباذ (نوشیروان عادل) کی مدد سے ہی یہاں کی حکومت حاصل کی تھی (معارف ابن قتیبہؒ) نعمان کی کنیت ابوقابوس تھی باپ اور دادا دونوں کا ایک ہی نام ہے المنذر . نعمان بن المنذر بن المنذر بن امراء القیس سلسلہ نسب ہے۔ عربی ادب سے دلچسپی رکھنے والے امراء القیس سے پوری طرح واقف ہیں۔

شعراءِ عرب میں استاذ الاساتذہ کا درجہ رکھتا تھا عدی بن زید العبادی بہترین ادیب اور بلند پایہ شہنشاہِ ایران ''خسرو پرویز'' (کسریٰ) کا عربی ترجمان اور وزارتِ خارجہ میں عرب سے متعلق امور کا انچارج تھا نعمان کا دوست تھا اس نے نعمان کی تعریف کسریٰ سے کی جس کی بنا پر نعمان کو دربارِ کسریٰ میں باریابی کا موقع ملا پھر تعلقات خراب ہوگئے یہاں تک کہ نعمان نے اپنے اس محسن ''عدی'' کو قتل کرا دیا۔ باپ کے بعد اس کا بیٹا زید بن عدی دربارِ ایران میں باپ کے منصب پر فائز ہوا، اس نے نعمان سے اپنے باپ کے خون کا بدلہ لیا، کسریٰ کو نعمان سے برہم کر دیا یہاں تک کہ کسریٰ نے نعمان کو طلب کیا وہ کچھ دنوں کے لیے غائب ہوگیا (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سے کہا تم ایسی قوم کو فوقیت دینا چاہتے ہو جس کی نہ دنیا درست ہے نہ دین درست، جس کی نہ کوئی مملکت ہے نہ اس کے پاس کوئی دستور اور قانون ہے، نہ اس کی آبادی باضابطہ ہے، جنگلوں اور پہاڑوں میں وحشی جانوروں کے ساتھ اس کا گزران ہے دنیا کی لذتوں سے ناواقف لباس و پوشاک سے بے بہرہ تمدن سے ناآشناء، لوٹ مار ذریعہ معاش ہے، کھانے کو نہیں ملتا تو بچوں کو قتل کر دیتے ہیں، زندہ لڑکیوں کو زمین میں دفن کر دیتے ہیں، اونٹ کا گوشت ان کی محبوب غذا ہے مہمانوں کی سب سے بڑی مدارات یہی ہے کہ اونٹ کا گوشت پیش کیا جائے جس کو درندے بھی نہیں کھاتے اور پھر قصائد اور اشعار میں اس پر فخر کیا جاتا ہے۔

نعمان بن منذر کا جواب :

''شہنشاہِ عجم آپ کی قوم کو جو عظمت حاصل ہے میں اس کا انکار نہیں کرتا بے شک وہ عقل و دانش اور ضبط و نظم میں ایک خاص درجہ رکھتی ہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ بحیثیتِ مجموعی دنیا کی کسی قوم کو وہ مقام حاصل نہیں ہے جس کے عرب مالک ہیں۔

سیاسی عظمت :

بے شک آپ اور آپ کے بزرگ فاتح رہے ہیں بہت سے ملک انہوں نے فتح کیے اور ان کے مضبوط قلعوں پر اپنی عظمت کے پرچم لہرائے لیکن آپ یہ بھی خیال فرمائیں کہ عرب ان ہی فاتح شہنشاہوں کے پڑوسی رہے ہیں مگر کیا کبھی کسی فاتح کی ہمت ہوئی کہ عرب کا رخ کر سکے ! کیونکہ دنیا کی قوموں کی حفاظت ان قلعوں پر موقوف ہے جو چونے کی گٹی اور پتھروں سے تعمیر کیے جاتے ہیں

(بقیہ حاشیہ ص۱۲)

پھر آخر کار حاضر ہوا تو کسریٰ نے گرفتار کر کے ساباط کے جیل خانہ میں ڈلوا دیا پھر ہاتھی کے پیروں سے کچلوا کر مروادیا (معارف ابن قتیبة) یہی نعمان بن المنذر ہے جس کے ایک تجارتی قافلہ کی بنا پر فجار کا معرکہ ہوا جس کو ''حربِ فجار'' کہا جاتا ہے جس میں آنحضرت ﷺ بھی اپنے اعمام کے ساتھ تشریف لے گئے تھے اس وقت آنحضرت ﷺ کی عمر مبارک دس بارہ سال تھی (ابن سعدؒ ج ۲ ص ۲۱)

یا ان جزیروں پر جو سمندروں کی موجوں میں روپوش ہیں مگر عرب کے قلعے گھوڑوں کی پیٹھ ہیں، فرش زمین ان کا گہوارہ، آسمان چھت اور ان کی محافظ ان کی تلوار ہے، ان کی رسد، ان کا صبر واستقلال، پامردی اور استقامت، جفاکشی اور سخت کوشی ! ! !

شکل وصورت اور ظاہری وجاہت :

عرب حسن ظاہری، تناسبِ اعضاء، رو داری اور وجاہت کا معیار ہیں، نہ ان کی آنکھیں بھوری یا پتلی، نہ ان کی ناک پھڈی، نہ رخسار چوڑے، نہ ہونٹ موٹے، نہ چہرے جھلسے ہوئے، نہ سفید فاموں کی طرح کھرچے ہوئے، نہ بالشتی قد، نہ بے ڈول لانبے، نہ نازک بدن، نہ مرجھائے ہوئے !

نسب :

صرف عرب ہی کو حق ہے کہ خالص النسل اور محفوظ النسب ہونے کا دعویٰ کریں ! ہر ایک پشت ہیں ماہرینِ انساب چھان بین کرتے رہے، خاندانی یادداشتوں میں اور شعراء کے قصیدوں میں ہر ایک دور کے نسب محفوظ ہوتے رہے چنانچہ ہر ایک عرب کو اپنے مورثِ اعلیٰ تک کا نسب معلوم ہے پورا نسب نامہ اس کی زبان پر چڑھا ہوا ہے [۱] لیکن دنیا کی دوسری قوموں سے اگر دریافت کیا جائے تو اکثر قومیں وہ ہیں کہ دو تین پشتوں سے آگے اپنے بزرگوں کے نام سے بھی وہ واقف نہیں ہیں ! !

سخاوت اور حوصلہ :

ایک معمولی عرب جس کی کل ملکیت ایک اونٹنی ہو، وہی اس کی مزدوری کا ذریعہ اور وہی اس کی زندگی کا سہارا ہو، اگر اس کے یہاں مہمان آجائے تو اگرچہ گوشت کے چند پارچوں اور کسی مشروب سے وہ اس کی خاطر کرسکتا ہے مگر اس کا حوصلہ اس کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ اس معمولی مدارات پر کفایت کرے وہ اپنی اونٹنی ذبح کر ڈالتا ہے گوشت کے بہترین پارچوں سے اس کی مدارات کرتا ہے اور اگرچہ وہ اپنا سب کچھ قربان کرچکا ہے مگر وہ خوش ہے کہ اس نے مہمان کی خدمت کرنے میں حوصلہ سے کام لیا

---

[۱] جس قوم کے یہاں گھوڑوں اور اونٹوں کے نسب بھی محفوظ ہوں ہر ایک کو اپنی گھوڑی اور اپنے اونٹ کا سلسلہ نسب یاد ہو ، کیسے ہوسکتا ہے کہ اس کو خود اپنا نسب نامہ یاد نہ ہو۔ (محمد میاں)

ادب اور تہذیب :

نظم، نثر، قصیدہ گوئی، خطابت اور تقریر میں جو غیر معمولی امتیاز عرب کو حاصل ہے دنیا کی کوئی قوم اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی ! جہاں تک تہذیب کا تعلق ہے تو عرب کا لباس سب سے بہتر سب سے زیادہ شاندار ! ان کی عورتیں باعصمت ! ان کی سواریاں وہ عربی گھوڑے جن کی نظیر دنیا میں نہیں مل سکتی ان کے اونٹ گویا صحرا کے جہاز ہیں، سونے اور چاندی کی کانیں زمین کے سینہ میں اور قیمتی ہیرے جواہر ان کے پہاڑوں میں موجود ہیں ! سمندر ان کی بغل میں ہے جس کے سینہ پر ان کے جہاز رینگتے ہیں اور مشرق کی آخری سرحدوں تک ان کو پہنچاتے ہیں۔

دین اور مذہب :

عرب کا مذہب جانا پہچانا ہے اس کے فرائض اور مراسم معلوم ہیں عرب ان کے پابند ہیں ان کا ایک بیت (کعبہ) ہے جس کا وہ حج کرتے ہیں ! وہاں قربانیاں پیش کرتے ہیں اس کعبہ کا وہ احترام کرتے ہیں جس شہر میں یہ کعبہ ہے اس کا احترام کرتے ہیں ! اس کی کچھ حدود ہیں جن کو حرم کہتے ہیں اس حرم کا وہ احترام کرتے ہیں اس کی مقررہ حدود ہیں۔

انسان تو کیا کسی جاندار کو بھی وہ ایذا نہیں پہنچا سکتے، اس کے درخت نہیں کاٹ سکتے، سال میں چار مہینے مقرر ہیں جن کو ''اشھر حرام'' کہتے ہیں وہ ان کا احترام کرتے ہیں یہاں تک کہ ایک بہادر عرب اپنے باپ یا بھائی کے قاتل کو اپنے سامنے دیکھتا ہے وہ اس کے خون کا پیاسا ہے اسے پوری قدرت ہے کہ وہ اس قاتل کا کام تمام کر کے اپنے باپ یا بھائی کا قصاص لے لے اور انتقام کی پیاس بجھالے مگر اس کا دین و مذہب ہی ہے جو اس کے جذبات کو روکتا ہے اس کے ہاتھ باندھ دیتا ہے وہ خون کے گھونٹ پیتا ہے اور حرمِ مکہ یا حرم کے مہینوں میں اپنے باپ یا بھائی کے قاتل سے قصاص نہیں لے سکتا ! !

قول وعہد کی پابندی :

باقاعدہ عہد و پیمان تو درکنار عہد کی قسم کا اشارہ بھی ہو جاتا ہے تو عرب اس کو ایسی گرہ سمجھتا ہے

جو اسی وقت کھل سکتی ہے جب اس کی جان جاتی رہے ! !

ایک عرب کو معلوم ہوتا ہے کہ کسی مصیبت زدہ نے جس کو اس نے کبھی دیکھا بھی نہیں جو اس سے کوسوں دور ہے اس کے نام کی دہائی دی ہے اب اس کی پوری قوت اور تمام وسائل اس کی امداد کے لیے اس عزم کے ساتھ وقف ہوتے ہیں کہ یا ظالم ختم ہو جائے یا وہ اور اس کا پورا قبیلہ فنا ہو جائے گا

ایک اجنبی شخص جس سے نہ تعارف ہے نہ کوئی تعلق پریشان حال پہنچتا ہے اور کسی قبیلہ کی پناہ لے لیتا ہے تو اب اگر یہ اجنبی کوئی جرم کر کے آیا ہے تب بھی اس قبیلہ کی پناہ میں آنے کے بعد محفوظ ہو جاتا ہے، پناہ دینے والا قبیلہ اپنی جانیں قربان کر سکتا ہے مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کی موجودگی میں اس پناہ لینے والے کو آنچ آجائے ! ! !

لڑکیوں کو قتل کر دینا :

بے شک کچھ لوگ یہ جرم کرتے ہیں مگر اس لیے کہ ان کی غیرت اس کی اجازت نہیں دیتی کہ ان کے گھر پر داماد آئے یا لڑکی کوئی ایسی حرکت کر بیٹھے جوان کے لیے عار ہو ! ! !

اونٹ کا گوشت :

بے شک وہ اونٹ کا گوشت کھاتے ہیں مگر اس لیے کہ وہ سب سے گراں پڑتا ہے مخصوص پارچے مثلاً کوہان کا گوشت ایسا عمدہ اور بہتر ہوتا ہے کہ کوئی گوشت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا خاص طور پر کوہان کا گوشت ہی ضیافتوں میں پیش کیا جاتا ہے [1] اور اسی پر فخر کیا جاتا ہے [2]

---

[1] ایک تصور یہ تھا کہ زندہ اونٹ کا کوہان پہلے کاٹ لیا جائے تو وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے لہٰذا پہلے کوہان کاٹ کر مہمانوں کے لیے اس کے پارچے تل دیتے جاتے تھے یا کباب بنا لیے جاتے تھے، باقی اونٹ کا گوشت فقراء کا حصہ ہوتا تھا اسلام نے کسی زندہ جانور کے کسی حصہ کے کاٹ لینے کو ظلم اور اس طرح کے گوشت کو حرام اور ناپاک قرار دیا ! !

[2] جنگِ بدر میں قریش کے جو سردار مارے گئے ان کے ہم مسلک شاعر نے ان کے مرثیہ میں ان کی مہمانداری کی تعریف کرتے ہوئے کہا تھا کہ دعوت کے موقع پر کوہان کے پارچے اور کباب پیش کیا کرتے تھے جو آبنوس کی کشتیوں میں سجے ہوئے تھے (بخاری شریف ص ۵۵۸)

خانہ جنگی :

یہ درست ہے قبائل میں جنگ رہتی ہے یہ بھی درست ہے کہ ان کے یہاں کوئی ایسا نظم نہیں ہے کہ سب قبائل کو منسلک کر دے، نہ ان کے یہاں کوئی شہنشاہ ہے !

تو واقعہ یہ ہے کہ سیاسی نظم کا محرک یہ ہوتا ہے کہ ایک گروہ اپنے آپ کو کمزور محسوس کرتا ہے اس کو حملہ آوروں کا خطرہ بھی ہوتا ہے تو وہ دوسرے گروہ کے ساتھ منسلک ہو جاتا ہے یا ایسا ہوتا کہ کسی مملکت میں کوئی ایک خاندان اپنی قوت اور قابلیت سے ایسی عظمت حاصل کر لیتا ہے کہ اہلِ مملکت اس کا لوہا ماننے لگتے ہیں تو وہ اس کو بادشاہ بنا دیتے ہیں اور اپنی گردنیں اس کے سامنے جھکا دیتے ہیں لیکن عرب کی حالت یہ ہے کہ ہر ایک قبیلہ وہ قابلیت رکھتا ہے کہ بادشاہت کر سکے، وہ کسی سے مرعوب ہونا نہیں جانتا، اپنی قوت پر اس کو اعتماد ہوتا ہے بس ہر قبیلہ اپنی جگہ بادشاہ ہے، نہ کسی کے سامنے گردن جھکانے کو تیار ہوتا ہے نہ یہ برداشت کر سکتا ہے کہ کسی کو خراج یا ٹیکس دے یا کسی کا بیگاری بنے''

نعمان بن منذر کی تقریر کے کچھ حصوں سے اور اس کے بعض خیالات سے اختلاف ہو سکتا ہے مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ عربوں کا تصور اپنے متعلق یہی تھا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جو خصلتیں اور جو خصوصیات بیان کیں وہ اپنی جگہ پر صحیح ہیں عرب فی الواقع ان خصوصیات کے حامل تھے کسی قدر تفصیل آئندہ باب میں ملاحظہ فرمائیے۔ (جاری ہے)

(ماخوذ از سیرتِ مبارکہ ''محمد رسول اللہ'' ﷺ ص ۶۳ تا ۷۲ ناشر کتابستان دہلی)

---

۱ عقد الفريد لابن عبد ربه جلد اوّل باب الوفود على الملوك

مقالاتِ حامدیہ

برا نہ مانیے اور غور کیجیے

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاںؒ

عنوانات ، حاشیہ و نظر ثانی بتغیرِ یسیر : حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اَمَّا بَعْدُ

اہلِ سنت والجماعت حنفی :

بھائیو ! جو شخص بھی اپنے آپ کو اہلِ سنت حنفی کہتا ہے مسلمان ہے اسے کافر سمجھنا ذلیل نظروں سے دیکھنا گناہِ کبیرہ ہے ! ۱۸۵۷ء میں جب سقوطِ دہلی کے بعد ہندوستان پر انگریزوں کا تسلط ہوگیا تو اس نے اہلِ سنت والجماعت حنفی مسلمانوں میں جن کی حکومت اس نے چھینی تھی پھوٹ ڈالنی شروع کی ! اس سے پہلے کبھی متبع سنت علماء کو کافر نہیں کہا گیا تھا اور نہ متبع سنت علماء نے بدعتی علماء کو کافر کہا تھا ! یہ صرف سو سال کے اندر اندر انگریز نے انقلاب پیدا کیا ! اس کی پالیسی ہی یہ تھی کہ لڑاؤ اور حکومت کرو ! ! !

اس مقصد میں سب سے زیادہ کارِ نمایاں فاضل بریلوی احمد رضا خان صاحب نے انجام دیا ! انہوں نے متبعینِ سنت علماء اہلِ سنت کی تکفیر (کافر قرار دینا) سرگرمی سے شروع کی ! اسی کام میں ان کی ساری عمر کٹی ! لیکن یہ کام ان کے لیے اس وقت تک ممکن نہ تھا جب تک وہ ان حاملینِ فقہ وسنت علماء پر پہلے فرضی جھوٹے الزامات جنہیں بہتان کہا جائے نہ لگالیں ! انہوں نے اس غرض سے ان کے اوپر غلط عقائد رکھنے کا الزام لگایا اور اپنے ماننے والوں کو اتنا برخلاف کیا کہ اگر یہ اکابر یہ کہیں اور لکھیں بھی کہ ہم پر یہ جھوٹا الزام ہے، ہمارا تو یہ عقیدہ ہی نہیں ہے تو بھی وہ ان کا اعتبار نہ کریں اور شک کرتے رہ جائیں ! ؟

حالانکہ ان کے عقائد صحیح ہونے کی دلیلیں بھی سامنے ہیں مثلاً یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ سارے اہلِ سنت حنفی مدارس میں الف با کے قاعدے سے لے کر تفسیر کی آخری کتاب تک حدیث شریف کی تمام ہی کتابیں مشکٰوة شریف اور صحاح ستہ فقہ کی تمام ہی کتابیں ھدایة آخرین تک، عقائد کی تمام ہی کتابیں پھر فتووں کی تمام ہی کتابیں، غرض الف سے لے کر یاء تک جو اہلِ سنت والجماعت (دیوبندی) حضرات کے یہاں کتابیں پڑھائی جاتی ہیں وہی بدعتی علماء (بریلوی حضرات) کے یہاں بھی پڑھائی جاتی ہیں ! ! اس کو ''درسِ نظامی'' کہتے ہیں ! یہی نہیں بلکہ ہر جگہ ہر دو مکتبِ فکر کے علماء اپنے اپنے فتووں میں جن کتابوں کے حوالے دیتے ہیں وہ سب ایک ہیں ! ! اس میں آپ کو کہیں اختلاف نظر نہیں آئے گا ! یہ ہمارا دعوی ہے جو واضح ہے اور مدلل ہے، اگر اس میں ذرا غلط بیانی کا شبہ ہو تو آپ خود خاموشی سے اہلِ سنت دیوبندی اور اہلِ بدعت بریلوی مدارس میں تحقیق کر کے دیکھ لیں سب کے یہاں یہی نصاب ملے گا اور سب کے مفتی عالمگیری ، شامی ، قاضی خاں ، البحر الرائق ، فتح القدیر ، مبسوط وغیرہ سے ہی فتووں کے جواب لکھتے نظر آئیں گے ! ! !

اختلاف کا پس منظر :

پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اختلاف کہاں سے آیا ؟ ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس اختلاف کے بانی فاضل بریلی احمد رضا خاں صاحب ہیں اور چونکہ ان کی کتابوں کے علاوہ کہیں اختلاف تھا ہی نہیں اس لیے انہوں نے اپنے انتقال سے پہلے یہ وصیت کر دی تھی کہ

> ''میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے ! ! '' (وصایا شریف وصیت نمبر١٤ ص١٠ مطبوعہ آگرہ یوپی انڈیا)

یعنی قرآن وحدیث کے احکام تو فرض تھے ہی یہ تو تم سنتے آئے ہو لیکن میرا مذہب کچھ اور ہے وہ میری کتابوں سے ظاہر ہے اس پر قائم رہنا بلکہ مضبوطی سے قائم رہنا اس سے بھی بڑا فرض ہے ! ؟

اور وہ دین و مذہب جو انہوں نے اپنی کتابوں میں بھرا ہے صرف یہ ہے کہ علماءِ حق پر الزام رکھ کر

انہیں جگہ جگہ کافر کہا ہے ! ان کی کتابیں پڑھی جائیں تو ان میں جگہ جگہ تکفیر ہی دکھائی دے گی یا نئے نئے مسائل جو انہوں نے بنائے ہیں تاکہ جھگڑے کی بنیاد بنیں ! (اس لیے) وہ (بدعتی حضرات) آج تک ان کے نقشِ قدم پر چل کر مسلمانوں کی تکفیر کیے جا رہے ہیں اور تفریق پھیلا رہے ہیں ! ! انہیں بڑھانے والوں نے صحابہ کرامؓ سے بھی بڑھا دیا (اور وہ ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ) :

''زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرامؒ کو یہ کہتے سنا ہے کہ ان کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ علیھم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہوگیا''[1]

مذکورہ معروضات سے معلوم ہوا کہ فاضل بریلوی کی کتابیں ہی فساد کی جڑ ہیں ! اب آپ ہی سوچیے کہ آپ سنت کی پیروی کرنی چاہتے ہیں یا احمد رضا خاں کی بدعات کی ؟ آپ امام اعظم ابو حنیفة رحمة اللہ علیہ کے مقلد ہیں یا فاضلِ بریلوی احمد رضا خاں صاحب کے ؟

یقیناً آپ اہلِ سنت والجماعت ہیں آپ حنفی ہیں، یقیناً عاشقِ رسول ہیں اور سرور کائنات علیہ الصلوٰة والسلام کی سنت پر جو چلے آپ اس کے بھی عاشق ہیں ! ! اس لیے آپ ہر مسئلہ میں بریلوی عالم سے یہ پوچھ لیا کریں کہ حدیث شریف میں اور فقہ امام اعظمؒ میں کیا حکم آیا ہے بس اسی پر عمل کریں اور اپنی آخرت سنواریں ! !

بدعت کی پہچان ؟

پھر اگر بریلوی عالم یہ کہے کہ یوں کر لیا کرو اگرچہ حدیث میں تو نہیں، تفسیر میں بھی نہیں اور فقہ میں بھی نہیں لیکن یوں ہے ووں ہے اس میں حرج ہی کیا ہے !

تو سمجھ لیا کریں کہ یہ نئی چیز نکال رہا ہے اور اسے ثواب کا کام کہہ رہا ہے اور یہی کہہ کر کہ اس میں حرج ہی کیا ہے، مُحْدَث ، بدعت ایجاد کر رہا ہے، ایسے مسئلہ میں اس کی بات نہ مانیں (کیونکہ) اسی کو بدعت کہا جاتا ہے ! !

---

[1] وصایا شریف ص ۲۴ مصنفہ حسنین رضا خاں ابن فاضل بریلوی مطبوعہ الیکٹرک ابو العلائی پریس آگرہ و انجمن ارشاد المسلمین 6-B شاداب کالونی حمید نظامی روڈ لاہور

سوائے اس کے کوئی نیا مسئلہ درپیش ہو اور اس پر سب علماء متفق ہو جائیں کوئی اسے بدعت نہ کہے تو ایسا مسئلہ اجماعِ امت کے تحت درست ہوگا ورنہ اگر کچھ علماء کہتے ہوں کہ یہ جائز ہے اس میں حرج کیا ہے اس میں یہ فائدہ ہے اور کچھ علماء کہتے ہوں کہ یہ بدعت ہے تو وہ بدعت ہی کہلائے گا وہ ثواب اور نیکی نہ بنے گا (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاسماء میں یہ وضاحت فرمائی ہے) !

اور حدیث پاک میں بدعتی کے لیے سخت وعید آئی ہے ! بدعت کی یہ نحوست بتلائی گئی ہے کہ جب کوئی قوم بدعت میں لگ جاتی ہے تو سنت اٹھا لی جاتی ہے پھر سنت نہیں لٹائی جاتی ! !

آپ دیکھ لیں کہ بدعتی علماء نئے نئے مسئلے اٹھا کر ان کی پابندی کر رہے ہیں اور اتفاق و اتحاد کے فرض کو مٹا رہے ہیں، بھائی بھائی میں نفرت و نفاق کا بیج بو رہے ہیں ! ! !

بدعت کی جو تعریف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی ہے وہ بدعت کی ایسی تعریف ہے جسے خود بدعتی علماء نے صحیح تسلیم کیا ہے ! اور فاضل بریلوی کے دور میں یہ انوارِ ساطعہ اور براھینِ قاطعہ میں ضبطِ تحریر میں بھی آچکی ہے لیکن انہوں نے کچھ (تعریف) لکھی اور کچھ چھوڑی ہے کیونکہ پوری بات لکھ دیتے تو اسی تعریف کے رُو سے وہ خود بدعتی قرار پاتے ! ؟ پوری عبارت یہ ہے جو علماء اہلِ سنت کے افادہ کے لیے درج کی جاتی ہے !

وَرَوَی الْبَیْہَقِیُّ بِاِسْنَادِہٖ فِیْ مَنَاقِبِ الشَّافِعِیِّ عَنِ الشَّافِعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ اَلْمُحْدَثَاتُ مِنَ الْاُمُوْرِ ضَرْبَانِ
اَحَدُھُمَا مَا اُحْدِثَ مِمَّا یُخَالِفُ کِتَابًا اَوْ سُنَّۃً اَوْ اَثَرًا اَوْ اِجْمَاعًا فَھٰذِہِ الْبِدْعَۃُ الضَّلَالَۃُ ! !
وَالثَّانِیَۃُ مَا اُحْدِثَ مِنَ الْخَیْرِ لَا خِلَافَ فِیْہِ لِوَاحِدٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ
وَھٰذِہٖ مُحْدَثَۃٌ غَیْرُ مَذْمُوْمَۃٍ وَقَدْ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ قِیَامِ شَھْرِ رَمَضَانَ نِعْمَۃُ الْبِدْعَۃِ ھٰذِہٖ یَعْنِیْ اَنَّھَا مُحْدَثَۃٌ ، لَمْ تَکُنْ وَاِذَا کَانَتْ لَیْسَ فِیْھَا رَدٌّ لِمَا مَضَا
ھٰذَا آخِرُ کَلَامِ الشَّافِعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ [1]

---

[1] تَھْذِیْبُ الْاَسْمَاءِ وَاللُّغَاتِ لِلْاِمَامِ النَّوَوِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْجُزْءُ الْاَوَّلُ مِنَ الْقِسْمِ الثَّانِیْ حرف الباء ص ۲۲

(یعنی) امام بیہقی رحمة اللّٰہ علیہ نے امام شافعی رحمة اللّٰہ علیہ سے اپنی سند کے ساتھ اپنی کتاب مناقبِ شافعی میں لکھا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ دین میں (دین کا کام سمجھ کر) نئی چیزوں کی ایجاد دو قسم کی ہے :

ایک وہ مُحْدَثْ (نئی ایجاد) جو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ یا اقوالِ صحابہ یا اجماع کے مخالف ہو تو یہ وہ بدعت ہے جو ضلالت (گمراہی) ہے !

دوسری قسم وہ ایسی نیکی کی ایجاد ہے جو سب علماء نے مل کر طے کی ہو جس میں کسی ایک بھی عالم نے مخالفت نہ کی ہو یہ وہ مُحْدَث (نئی چیز ہے) جسے برا نہیں بتلایا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان کے مہینے میں قیام (تراویح) کے بارے میں فرمایا تھا کہ یہ بہت اچھی بدعت ہے ! یعنی یہ ایسی ایجاد ہے جو پہلے رائج نہ تھی اور جب شروع ہوئی تو اس میں کوئی رَدّ و قدح نہیں کیا گیا کیونکہ یہ گزر چکی تھی (یعنی جنابِ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں دو دن اس پر عمل فرمایا تھا)

یہ امام شافعیؒ کی گفتگو کا آخری حصہ ہے''

اب جو لوگ کوئی بدعت، نیکی کہہ کر ایجاد کرتے ہیں تو آپ اسے اس معیار سے جانچ لیا کریں کہ کیا سارے حنفی اہل سنت علماء اس پر متفق ہیں یا نہیں ؟ اگر سب متفق ہوں تو وہ جائز ہوگئی بدعت نہ ہوگی اور اگر اختلاف ہو تو بدعت سمجھیں ! صرف اس نیکی پر عمل کریں جس پر سب علماء کا اتفاق ہو ! !

تازہ بدعت :

تازہ مثال دیکھ لیجیے کہ اذان سے پہلے صلوٰۃ والسلام کا رواج نہ اسلام کے شروع میں تھا نہ پہلی صدی میں حتی کہ تیرویں صدی گزری ! اور چودھویں صدی میں آکر یہ تقریباً ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء میں شروع کیا گیا اور فوراً ہی اسے اسلام کا جزو بنالیا ! ؟

حالانکہ ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء کے لگ بھگ ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ

''شیعہ اپنی اذان میں اذان کے کلمات کے علاوہ جو کچھ بڑھاتے ہیں وہ سب بے اصل ہے'' !

اذان ان کے مذہب کے اعتبار سے بھی وہی ہے جو ہماری ہے ! مگر انہیں روکتے روکتے ہم نے خود ایک بدعت شروع کردی جس کا کہیں پہلے ثبوت نہیں ہے جسے بعض بدعتی (بریلوی) علماء نے بھی منع کیا اور ان کے فتوے بھی چھپے اور جس پر خود بریلی (ہندوستان) میں بھی پابندی سے عمل نہیں کیا جاتا ! !

اگر اذان کے ساتھ یہ اضافہ شیعوں کے مقابلہ کی نیت سے کیا گیا ہے تو بھی درست نہیں ہے کیونکہ اس سے اذان کی اس شکل میں تبدیلی آتی ہے جو جنابِ رسول اللہ ﷺ نے بنا کردی تھی اور ہر مسلمان پر اس کی حفاظت ضروری تھی کیونکہ دین مسلمانوں کے پاس رسول اللہ ﷺ کی امانت ہے اسے ویسا ہی رکھنا ضروری ہے جیسا رسالت مآب ﷺ امت کے سپرد کر کے تشریف لے گئے ہیں ! !

آگے .... آپ یہ پوچھیے :

آپ یہ پوچھیے کہ اذان کے وقت کیا کرنا چاہیے ؟ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے کیا بتلایا ہے ؟ بس اسی پر عمل کریں ! حدیثِ پاک میں صاف آتا ہے کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب مؤذن کو اذان دیتے سنو تو مؤذن کے کلمات تم بھی کہتے رہو ! ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت اتارتے ہیں ! پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا مانگو وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں ایک ہی بندے کے لیے ہوگا اور مجھے امید ہے کہ میں وہ ہوں فَمَنْ سَأَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ جو میرے لیے وسیلہ کی دعا کرے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی'' ! [1]

یعنی اذان کے بعد درود شریف پڑھے پھر اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ ..... الخ کی دعا پڑھے جنابِ رسول اللہ ﷺ کے تعلیم کردہ طریقہ پر عمل کریں اور بس ! !

بدعت کا نقصان :

بریلوی علماء بات بات پر یہ کہہ کر کہ اِس میں حرج ہی کیا ہے بدعات کو فروغ دیتے ہیں حالانکہ اس سے تو جنابِ رسول اللہ ﷺ کی بتلائی ہوئی عبادت کی شکل بدل جائے گی اور دین کی

[1] مشکوة شریف ص ۶۴ بحوالہ مسلم شریف

کسی چیز کی شکل بدلنے کا اختیار آقا ﷺ کو تھا ہم غلاموں کو نہیں ! ہمیں تو صرف آقا ﷺ کی پیروی کا حکم ہے کہ آنکھ میچ کر صرف اتباعِ سنت کرتے جائیں تو بیڑا پار ہو جائے گا ! !

آخر آپ دیکھیے کہ ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی دو رکعتوں کے قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد درود پڑھنا منع ہے بلکہ اگر کسی نے پڑھ لیا تو امام اعظم ابو حنیفة رحمه الله فرماتے ہیں کہ اس نے غلطی کی اسے سجدہ سہو کرنا ہوگا۔ اگر آپ امام اعظم ابو حنیفہؒ سے پوچھیں گے کہ اس میں حرج ہی کیا ہے اور کون سی حدیث میں آیا ہے کہ پہلے قعدہ میں درود شریف مت پڑھنا تو امام اعظمؒ یہی جواب دیں گے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے اور صحابہ کرامؓ نے ایسا نہیں کیا اِس لیے میں منع کرتا ہوں ! !

اسی ایک تازہ بدعت کی مثال سے ہی سے آپ نے یہ سمجھ لیا ہوگا کہ افضل شخص وہی ہے جو پرانے طے شدہ مسائل پر عمل کرے اور سنت پر قائم رہے اور دوسروں کو بھی سنت پر عمل کی دعوت دے اور وہی ''اہل سنت و جماعتِ حنفی'' ہے اور جو نئے نئے مسائل پر چلے جو صدیوں بعد ایجاد ہوئے ہیں وہ اہلِ سنت والجماعت میں نہیں ہے بلکہ بدعتی ہے اور جو ان کے لیے جھگڑے بھی وہ پکا بدعتی ہے وہ مرنے کے بعد جنابِ رسالت مآب ﷺ کو کیا منہ دکھائے گا اور آپ سے کیسے شفاعت چاہے گا ! ؟

بدعت کا ایک اور نقصان :

بدعتی علماء جب ایک دروازہ کھولتے ہیں تو عوام ایسے اور دروازے کھول لیتے ہیں ! بدعتی علماء جس چیز کو مستحب کہتے ہیں عوام اسے واجب بلکہ فرض بلکہ کفر واسلام کا مسئلہ بنا ڈالتے ہیں ! پھر اس پر لڑائی جھگڑے فساد تک کی نوبت آتی ہے !

مثال کے لیے (ماہ) صفر کے آخری چہار شنبہ (بدھ) ہی کو لے لیجیے، بریلوی عالموں نے اسے بے اصل اور غلط لکھا ہے ! احمد رضا خاں صاحب کے شاگرد اور خلیفہ صدر الشریعہ امجد علی صاحب لکھتے ہیں

''ماہِ صفر کا آخری چہار شنبہ ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں سیر و تفریح و شکار کو جاتے ہیں، پوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے

خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اس روز غسلِ صحت فرمایا اور بیرونِ مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے ! یہ سب باتیں بے اصل ہیں بلکہ ان دنوں میں حضورِ اکرم ﷺ کا مرض شدت کے ساتھ تھا وہ باتیں خلافِ واقع ہیں ! ! اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہے، سب بے ثبوت ہیں بلکہ حدیث کا اِرشاد لَا صَفَرَ یعنی صفر کوئی چیز نہیں ایسے تمام خرافات کو رد کرتا ہے''۱؎

لیکن اب اس کے بارے میں کوئی بدعتی عالم زبان نہیں کھولتا ! کوئی نہ روکتا ہے نہ ٹوکتا ہے کیونکہ بدعتی علماء عوام کو دین نہیں سکھاتے ! انہیں سنتِ رسول ﷺ کا راستہ نہیں دکھاتے ! ان کا مقصد دین سکھانا نہیں بلکہ ان کا مطلوب دنیا ہے ان کا مقصد خدا کی خوشنودی حاصل کرنا نہیں بلکہ عوام کے منشاء پر چل کر ان کی خوشنودی حاصل کرنا ہے ! اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے اور اللہ ہم سب کو جنابِ رسول ﷺ کی سنت پر چلائے اور بدعات سے بچائے، آمین ! !

فاضل بریلوی احمد رضا خاں صاحب کے بدعتی فرقہ کی بنیاد اہل سنت والجماعت پر الزام تراشی اور سب وشتم پر ہے اور ان کے اجتہادی مسائل کی بنیاد ضعیف حدیثوں پر ہے ! انہوں نے ضعیف حدیثوں کو قابل عمل بلکہ حجت قرار دینے کی بہت کوشش کی ہے ! اس موضوع پر انہوں نے اپنے مجموعہ فتاوی میں تقریباً ایک سو پچیس صفحات کا طویل مضمون بھی لکھا ہے ! اس طرح ضعیف حدیثوں سے بھی انہوں نے جو مسئلہ نکالا اسے بھی جھگڑے اور تفریق کی بنیاد بنایا ہے ! !

فاضل بریلوی کی فقاہت کی ایک مثال ، نوٹ کی حقیقت :

بہت سے مسائل میں انہوں نے اجتہاد بھی کیا ہے اور اس میں ان سے زبردست غلطیاں ہوتی رہی ہیں لیکن انہوں نے ہمیشہ اپنی غلطی ماننے کے بجائے اصلاح کرنے والوں کا مذاق اڑایا ہے ! ! مثلاً ان کی سمجھ میں یہ آیا کہ نوٹوں میں سود نہ ہونا چاہیے کیونکہ وہ کاغذ ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی

۱؎ بہارِ شریعت ص ۲۵۷، ۲۵۸ حصہ شانزدہم

اپنا ایک روپیہ کا کاغذ ایک ہزار میں بیچ دے تو بالکل جائز ہے کیونکہ ہر آدمی کو اپنی چیز کی قیمت لگانے کا اختیار ہے ! ! اس طرح انہوں نے نوٹوں میں سود کے جواز کا فتوی صادر کردیا ! ! ان کے اس اجتہاد پر جب اعتراض ہوا تو انہوں نے ایک لمبا رسالہ لکھ ڈالا اس کا نام ''کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمِ'' رکھ دیا ! !

اور اس میں ہر اس بزرگ کا مذاق اڑایا جس نے ان کے اس مسئلہ کو غلط کہا اور اپنی مذکورہ بالا دلیل پر جمے رہے ! انہیں فقہ کی عبارتیں بہت یاد تھیں وہ سب لکھ ڈالیں مگر وہ فقیہ نہ تھے ! ان کا علم غیر اصولی تھا مطالعہ سے بڑھا تھا اور طبیعت میں بے حد ضد اور عناد تھا ! اس لیے اپنی غلطی پر متنبہ نہ ہوئے !

آپ جانتے ہیں کہ پانچ روپیہ کے نوٹ پر بھی یہ عبارت ہوتی ہے

''بینک دولت پاکستان پانچ روپیہ حاملِ ہٰذا کو مطالبہ پر ادا کرے گا
حکومتِ پاکستان کی ضمانت سے جاری ہوا'' ! !
پھر گورنر بینک دولت پاکستان کے دستخط ہوتے ہیں

تو یہ کاغذ وہ کاغذ نہیں جس پر فاضل بریلوی نے قیاس کیا کہ بلا کراہت اپنے کاغذ کو چاہے ایک ہزار میں بیچ دے اسے اختیار ہے ! یہ حکومت کا کاغذ ہے، مملکت کا بیت المال (اسٹیٹ بینک) اس کا جاری کرنے والا ہے ! اس کے پانچ کے نوٹ سے پانچ کا اور ہزار کے نوٹ سے ہزار ہی کا نفع حاصل کرسکتے ہیں اور جب وہ ضمانت سے انکار کردے، نوٹ کینسل کردے تو ہزار کے نوٹ بھی بیکار ہوجاتے ہیں ! پانچ روپیہ کا نوٹ ہو یا ایک ارب کے نوٹ ہوں جب کسی بیرونی ملک میں چلے جاتے ہیں تو بین الاقوامی بنک کے ذریعہ اتنے نوٹوں کا سونا چاندی یا مال و اسباب پاکستان کو دینا پڑتا ہے [1] اور اسٹیٹ بینک اتنے ہی نوٹ چھاپتا ہے جتنا اس کے پاس سونا چاندی یا مال وجائیداد و تمسکات ہوں ! اگر نوٹ اس سے زیادہ مثلاً دگنے چھاپ دے تو روپیہ کی قیمت آدھی کرنی پڑجاتی ہے ! !

تو معلوم ہوا کہ نوٹ ایک سرکاری دستاویزی کاغذ ہے حوالہ اور ہُنڈی کی طرح، اس کا

---

[1] یعنی پاکستان نے ادا کرنا ہوتا ہے (سید محمود میاںؒ)

اصل مال جس کا یہ حوالہ ہے اسٹیٹ بینک میں ہے ! بغرض سہولت انگریز کے چلے جانے کے بعد بھی اس طریقہ کو باقی اور جاری رکھا گیا ہے، سونا چاندی باہر نہیں لایا گیا، مقصد یہ ہے کہ اس طرح بیت لمال میں اصل مال محفوظ رہے اور اس (نوٹ) کے حوالے سے لوگ اصل مال کے برابر فائدہ اٹھاتے رہیں اور اسے اصل سونے اور چاندی کے روپیہ اور اشرفی کی طرح چلاتے رہیں عام خرید وفروخت اور بڑی سے بڑی تجارت کرتے رہیں ! ! اس لیے یہ عام کاغذ کی طرح ہرگز نہیں ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص کسی کو دس کا نوٹ قرض دے کر یہ کہے کہ مجھے تم ایک ماہ بعد گیارہ روپے کا نوٹ دو گے تو یہ سود ہی ہوگا ! !

فاضل بریلوی کا مسئلہ اور اجتہاد بالکل غلط ہے اور چونکہ نوٹ کی دوسری عرفی رواجی حیثیت بھی ملحوظ رکھنی ضروری ہے کہ اس سے اناج، کپڑا اور ہر قسم کا سامان خریدا جاتا ہے حتی کہ سونا چاندی بھی، اس لیے نوٹ پر نقدین یعنی سونا چاندی کا حکم بھی لگے گا اور زکوۃ فرض ہوگی ! !

فاضل بریلوی کے پیروکار بدعتی علماء ان کی تعریفوں کے پل باندھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا قلم محفوظ عن الخطا تھا ان سے غلطی ہوتی ہی نہ تھی ! ! لیکن یہ میں نے ان کی فقہی لغزش کی ایک مثال دی ہے ! ان کی اس قسم کی لغزشیں ان کی کتابوں میں بے حد وحساب موجود ہیں ! انہوں نے ان کو چھپانے کا یہ سہل طریقہ اختیار کیا کہ دوسرے بڑے بڑے علماءِ سنت پر الزام تراشی کی اور امتِ مسلمہ میں تفرقہ کا بیج بویا اور برصغیر کے متبعینِ سنت علماءِ دیوبند کو '' وھابی'' قرار دیا ! !

ہوسکتا ہے کہ یہ لغزش انگریزوں کی (طرف داری اور) حمایت کا نتیجہ ہو مسلمان نوٹوں پر سود حلال سمجھ کر چاندی کے سکے کے بجائے نوٹ پسند کرنے لگیں اور انگریز ہندوستان سے بے حساب چاندی سمیٹ لے جائیں جس کی انہیں جنگِ عظیم اوّل کے بعد شدید ضرورت تھی اور انگریزوں کی (طرف داری اور) حمایت ان کا جدی ورثہ تھی !

مولوی احمد رضا خاں کے پردادا حافظ کاظم علی خاں بریلوی نے انگریزی حکومت کی پولیٹکل خدمات انجام دیں [۱] اور احمد رضا خاں صاحب نے انگریزوں کی جو خدمات انجام دیں انگریزوں نے اس کی تعریف کی ! فرانسیسی رابنسن لکھتا ہے

---

[۱] بحوالہ حیات اعلیٰ حضرت مصنفہ ظفر الدین بہاری ص ۳ ، اقبال کے ممدوح علماء ص ۱۸

''ان کا معمول کا طریقہ کار (انگریز) حکومت کی حمایت تھی اور جنگِ عظیم اوّل اور تحریک خلافت میں اُنہوں نے مسلسل حکومت کی حمایت جاری رکھی اور ۱۹۲۱ء میں بریلی میں ترکِ موالات کے مخالف علماء کی ایک کانفرنس منعقد کی ان کا عوام پر خاطر خواہ اثر تھا لیکن مسلمانوں کے پڑھے لکھے طبقے کی حمایت حاصل نہ تھی'' ۱

انگریزوں کی حکومت اب ختم ہوگئی ہے اس لیے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ احمد رضا خاں صاحب کی تمام تحریرات کو ضبط کرے کیونکہ ان کی تمام تحریرات میں فساد کا درس دیا گیا ہے۔

''وھابی'' کسے کہتے ہیں ؟ ؟

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللّٰہ علیہ کے متبعین (پیروکاروں) میں جس طرح پوری دنیا میں مشہور روحانی بزرگ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ غوثِ وقت گزرے ہیں اسی طرح ان کے ماننے والوں میں کئی صدی بعد ساری دنیا میں مشہور عالم ابنِ تیمیہ گزرے ہیں پھر ان کے بعد بارہویں تیرہویں صدی میں ''محمد بن عبدالوھاب'' نجد میں گزرے ہیں، یہ بھی ابنِ تیمیہؒ کی طرح حنبلی عالم تھے، ان کے ماننے والے سب حنبلی ہیں انہیں ہی ''وھابی'' کہا جاتا ہے ! ! حنفی، شافعی اور مالکی کی طرح حنبلی مذہب کا شمار بھی اہلِ سنت والجماعت میں ہوتا ہے ! اور یہاں پاکستان ، افغانستان اور ہندوستان، بنگلہ دیش، برما اور ایران کے سنی حضرات سب حنفی ہیں ! بمبئی اور جزائر مالدیب وغیرہ میں کچھ شافعی حضرات بھی ہیں ! !

درحقیقت یہاں کوئی وھابی سرے سے ہے ہی نہیں ! پھر یہاں کے پکے حنفی علماء اہلِ سنت والجماعت کو وھابی کہنا خالص جھوٹ اور الزام ہے جو فاضل بریلوی اور ان کے پیروکاروں نے پروپیگنڈے کے لیے علماءِ حق کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا شروع کیا اور اسی پر آنکھ میچ کر چلے جا رہے ہیں ! ! !

---

۱ بحوالہ Separatism Among Indian Muslims Page 442 کیمرج یونیورسٹی پریس ۱۹۷۴ء

آہ ! خانوادۂ مؤرخ ملت کا فردِ جلیل

حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

﴿ حضرت مولانا قاری تنویر احمد صاحب شریفی، مجلس یادگار شیخ الاسلامؒ پاکستان کراچی ﴾

۷ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ/ ۲ جولائی ۲۰۲۵ء بروز بدھ رات سوا گیارہ بجے بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ کے مہتمم، خانقاہ حامدیہ رائیونڈ کے مسند نشین، جمعیت علماء اسلام پنجاب کے امیر محترم، سینکڑوں علماء و مشائخ کے استاد محترم حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب تقریباً پانچ ماہ کی طویل اور صبر آزما علالت کو برداشت کر کے اجر عظیم سمیٹتے ہوئے باری تعالیٰ کے حضور پہنچ گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَرَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی رَحْمَۃً وَّاسِعَۃً

حضرت مولاناؒ ، مؤرخ ملت حضرت العلام مولانا سید محمد میاں صاحب نور اللہ مرقدہ (صاحبِ علماءِ ہند کا شاندار ماضی) کے پوتے اور استاد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب قدس سرہٗ کے لائق و فائق منجھلے صاحبزادے تھے، کون مولانا سید حامد میاںؒ ؟

ان کا مقام ان کے شیخ و استاد گرامی شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی نور اللہ مرقدہ کے قلم سے پڑھ کر اندازہ لگائیے ، فرماتے ہیں :

"................مگر میرا آپ ۱؎ پر سخت اعتراض ہے کہ آپ سال گذشتہ کے ایام کو موصوف ۲؎ کے لیے اضاعت (بیکار) کے ایام شمار فرماتے ہیں

محترما ! موصوف نے اس مدت میں سلوک میں نہایت بیش بہا ترقی کی ہے جو کہ لوگوں کو سال ہا سال میں حاصل نہیں ہوتی، اگر وہ اسی رفتار پر رہا تو قریب ہے

۱؎ حضرت شیخ الاسلامؒ یہ مکتوب حضرت مؤرخ ملتؒ کو تحریر فرما رہے ہیں ۲؎ یعنی حضرت جی مولانا سید حامد میاں صاحبؒ

کہ اس کو اس معیار پر مجاز ہونے کا فخر حاصل ہو جائے جو کہ حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز کا تھا [۱] '' شکر کیجیے کفرانِ نعمت سے باز آیئے وہ اپنے باپ دادا سے بہت بڑھ گیا ہے'' [۲]

حضرت مولانا اس بڑے باپ کے بیٹے تھے جن کے متعلق حضرت شیخ اسلام رحمہ اللہ نے یہ تحریر فرمایا تھا

حضرت مولانا کو میں نے اپنے بچپن ہی سے دیکھا ہے حضرت جی [۳] کی خدمت اقدس میں میرے جد امجد حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب نور اللہ مرقدہ گاہ بگاہ کراچی سے لاہور تشریف لے جاتے تھے تو مجھے ساتھ لے جاتے آج ان بزرگوں سے واقفیت میرے جد امجد کی مرہونِ منت ہے اس وقت حضرت مولانا تعلیم حاصل کر رہے تھے اور پھر فاضل ہو کر اپنے ہی مدرسے جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور میں مدرس بھی ہو گئے تھے

یہاں حضرت مولانا کے حالات پر مختصر نظر ڈالتے ہیں :

حضرت مولانا کی پیدائش ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۷۵ھ/ ۵ جولائی ۱۹۵۶ء بروز جمعرات لاہور میں ہوئی

حفظ قرآن کریم جامعہ مدنیہ ہی میں شعبہ حفظ کے استاذ قاری عبدالرشید صاحب سے کیا، حضرت جی کی زندگی میں اور بعد میں بھی جامعہ کی مدینہ مسجد میں ایک سال تراویح میں حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب مدظلہم (موجودہ مہتمم جامعہ مدنیہ کریم پارک) اور ایک سال حضرت مولانا سناتے تھے

درس نظامی کی تعلیم جامعہ مدنیہ ہی میں از اوّل تا آخر (دورہ حدیث شریف تک) مکمل کی اس تعلیم کا آغاز شوال المکرّم ۱۳۹۰ھ/ دسمبر ۱۹۷۰ء میں پندرہ سال کی عمر میں ہوا

حضرت مولانا کے اساتذہ کرام اور ان سے جو کتابیں پڑھیں اس کی تفصیل یہ ہے :

---

[۱] یعنی حضرت امام ربانی مولانا رشید احمد گنگوہی [۲] مقالات حامدیہ (قرآنیات) ص ۲۹

[۳] حضرت قاری شریف احمد صاحب رحمہ اللہ کے یہاں خانقاہی زبان میں حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب کو ''حضرت جی'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

(۱) حضرت مولانا قاری عبد الرشید صاحبؒ (فاضل جامعہ مدنیہ لاہور) سے ترجمہ قرآن کریم ، قصص النبیین ، نفحة العرب ، دیوان حماسه ، محیط الدائرہ ، هداية النحو ، کافیه ، شرح جامی (بحث فعل) ، علم الصیغه ، شرح وقایه اوّلین ، هدایه اوّلین ، سراجی ، مؤطا امام محمدؒ ، شرح معانی الآثار ، مشکٰوۃ المصابیح اوّل ، اصول الشاشی ، نور الانوار ، توضیح تلویح ، شرح عقائد نسفی ، شرح عقائد جلالی ، تقریر دل پذیر (حضرت نانوتویؒ) رشیدیه ، الفوز الکبیر ، نخبة الفکر

(۲) حضرت مولانا عبد الرشید صاحب کشمیریؒ سے مقامات حریری ، نور الایضاح ، قدوری شریف

(۳) حضرت مولانا مرزا گل صاحبؒ سے ترمذی جلد ثانی ، جلالین جلد ثانی ، تفسیر بیضاوی ، نحومیر ، شرح مأة عامل

(۴) حضرت مولانا سید غازی شاہ صاحبؒ سے شرح جامی

(۵) حضرت مولانا مفتی عبد الحمید صاحب سیتاپوریؒ (فاضل دار العلوم دیوبند) سے صحیح مسلم ، مشکٰوۃ المصابیح ثانی ، دیوان متنبی

(۶) حضرت مولانا شریف اللہ خان صاحب سواتیؒ (تلمیذ حضرت شیخ الہندؒ) سے ہدایة رابع (حضرتؒ میرے جدامجد حضرت قاری صاحبؒ کے بھی استاذ تھے)

(۷) حضرت مولانا ظہور الحق صاحبؒ سے ابوداوٗد ، هدایه ثالث ، جلالین اوّل ، کنز الدقائق ، مفید الطالبین

(۸) حضرت مولانا کریم اللہ صاحب دامانیؒ سے ترمذی اوّل ، مختصر المعانی

(۹) والد محترم حضرت مولانا سید حامد میاں صاحبؒ سے صحیح البخاری

اس طرح شعبان المعظم ۱۴۰۱ھ/ جولائی ۱۹۸۱ء میں دورہ حدیث پڑھ کر جامعہ مدنیہ (کریم پارک) ہی سے فارغ التحصیل ہوئے اس وقت حضرت مولاناؒ کی عمر چھبیس سال تھی۔

شوال المکرّم ۱۴۰۱ھ/ستمبر ۱۹۸۱ء سے جامعہ مدنیہ کریم پارک ہی میں تدریسی زندگی شروع ہوئی اور اپنے عظیم والد گرامی رحمہ اللہ تعالیٰ کے زیر نگرانی پڑھانا شروع کیا۔

تزکیۂ نفس کے لیے حضرت جی مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور سلوک کی منازل طے کرنی شروع کیں۔

حضرت جیؒ کی وفات ۱۲ / رجب المرجب ۱۴۰۸ھ / ۳ / مارچ ۱۹۸۸ء کے بعد حضرت جیؒ کے خلفائے کرام حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب، حضرت حاجی محمود احمد عارف ہوشیار پوری اور حضرت مولانا غلام محمد صاحب سر بازی (ایران) رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت جیؒ کی طرف سے حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب مدظلہم اور حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب رحمہ اللہ کو خلافت عطا فرمائی۔ حضرت قاری صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں :

"حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ سے جس طرح ہم لوگوں (خلفاء) نے اکتسابِ فیض کیا، اس کے بعد حضرت مولانا رحمہ اللہ نے خلافت سے نواز کر چاروں سلسلوں میں بیعت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی، اسی طرح ہم خلفاء بھی مولانا مرحوم کے صاحبزادوں مولوی سید رشید میاں اور مولوی سید محمود میاں سلمہا کو بیعت کی اجازت دیتے ہیں۔ ہم خدام ہر دو بھائیوں کے حق میں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اتباعِ سنت اور اپنے والد بزرگوار کے نقشِ قدم پر چلتے رہنے کی توفیق دے اور دین کی خدمت پوری مستعدی سے کرتے رہیں آمین !"[۱]

حضرت مولاناؒ نے اپنے والدِ گرامی کے اس سلسلے کو بڑی خوش اسلوبی سے آگے بڑھایا اور سینکڑوں مریدین ان کے حلقے میں شامل ہوئے ! باقاعدہ خانقاہ حامدیہ کی بنیاد جامعہ مدنیہ جدید میں رکھی ہر اتوار کو مجلس ذکر کا حلقہ بھی ہوتا تھا جیسا کہ حضرت جیؒ کے زمانے میں کریم پارک میں ہوتا تھا اللہ کا شکر ہے کہ یہ فیض جاری ہے اور ان کے جانشین عزیزم مولانا عکاشہ میاں صاحب زید مجدہم سے ہم پُر امید ہیں کہ اس فیض سے وہ دوسروں کو بھی مستفید کریں گے ! مولانا عکاشہ میاں صاحب کو

---

[۱] تذکرۃ الشریف ص ۱۷۲

حضرت مولاناؒ کے خلیفہ اجل ڈاکٹر محمد امجد صاحب نے دیگر خلفاء کی معیت میں حضرتؒ ہی کی طرف سے خلافت عطا فرمائی ہے اور حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہم (استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید) نے حضرت مولاناؒ کے سلسلہ میں بھی اور الگ سے اپنے سلاسل میں بھی موصوف کو مجاز بنایا ہے۔

حضرت مولاناؒ نے دو نکاح کیے، پہلا نکاح ۱۹؍جون ۱۹۸۷ء بروز جمعہ حضرت اقدس مولانا عزیر گل صاحب کاکاخیل (اسیر مالٹا) علیہ الرحمہ کے خاندان میں ہوا، رخصتی اور ولیمہ کی تقریب فروری ۱۹۸۸ء میں منعقد ہوئی، اس موقع پر حضرت جیؒ کی دعوت پر پاک و ہند کے جید علماء ولیمے میں تشریف لائے تھے حضرت مولاناؒ کے ولیمے کے بارہ دن بعد حضرت جی رحمہ اللہ کی وفات ہوگئی تھی ! دوسرا نکاح ۲۶؍جون ۱۹۹۶ء میں ہوا لیکن اولاد دونوں سے نہیں ہوئی، حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ نے بانی جامعہ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے نواسے اور اپنے بھانجے مولانا عکاشہ میاں بن قاضی توحید عالم صاحب صدیقی کو متبنّٰی بنالیا تھا ان کی خوب خوب تربیت فرمائی اور اپنی نگرانی میں جامعہ ہی میں تعلیم دلائی، مولانا عکاشہ میاں نے ۱۴۴۳ھ/۲۰۲۲ء میں جامعہ مدنیہ جدید سے درس نظامی کی تکمیل کی، اس موقع پر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم نے تقریب تکمیل بخاری میں شرکت فرما کر دستار بندی بھی فرمائی تھی ، مولانا عکاشہ میاں کا نام اسی سال کے فضلاء کی فہرست میں اٹھائیسویں نمبر پر درج ہے۔ [1]

حضرت جیؒ کی وفات کے اگلے روز ۱۴؍رجب المرجب ۱۴۰۸ھ/۴؍مارچ ۱۹۸۸ء کو جامعہ مدنیہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں بانی و امیر جامعہ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز کی وفات کے بعد جامعہ کے نظم و نسق کے متعلق غور و خوض ہوا اور طے پایا کہ جامعہ مدنیہ لاہور کے سرپرست شیخ طریقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ (سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں) امیر مولانا سید رشید میاں صاحب اور نائب امیر مولانا سید محمود میاں صاحبؒ ہوں گے اس فیصلے پر جن کے دستخط ہیں وہ یہ ہیں :

---

[1] ماہنامہ انوار مدینہ ج ۳۰ ش ۳ ص ۴۵

(۱) حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

(۲) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحبؒ (بھکر)

(۳) حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحبؒ (خلیفہ مجاز حضرت جی مولانا سید حامد میاں صاحبؒ)

(۴) محترم ڈاکٹر سید افتخار الدین صاحبؒ

(۵) حضرت مولانا عبدالغنی صاحبؒ (خلیفہ مجاز حضرت جیؒ)

(۶) محترم محمد سلیم صاحبؒ (گندھک والے، کراچی)

(۷) حضرت مولانا سید محمد صاحب بنوریؒ (ابن محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوریؒ)

(۸) حضرت محمود احمد صاحب عارفؒ (خلیفہ ومجاز حضرت جیؒ)

(۹) حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب مدظلہم

(۱۰) حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ

(۱۱) محترم حاجی مبین احمد صاحبؒ

جامعہ مدنیہ حضرت جیؒ کی وفات کے بعد تعلیمی میدان میں بحمداللہ ترقی کرتا رہا حضرت جیؒ کی دیرینہ خواہش تھی کہ جامعہ مدنیہ کے بڑے پیمانے پر توسیع ہو اور اس کے ساتھ خانقاہ بھی ہو اس لیے کہ مدارس میں تعلیم کے ساتھ تزکیہ نفس بہت ضروری ہے اس خواہش کی تکمیل کے لیے ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء میں ۱۹ رکلومیٹر رائیونڈ روڈ پر پچیس ایکڑ جگہ خریدی گئی اور جامعہ کا آغاز حفظ قرآن مجید کی کلاسوں سے ہوا اس جگہ کا نام ''محمد آباد'' رکھا گیا۔

۱۲ رشعبان المعظم ۱۴۲۰ھ/ ۲۲ رنومبر ۱۹۹۹ء کو مجلس شوریٰ کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ جامعہ مدنیہ کو انتظامی و تعلیمی طور پر دو حصوں میں منقسم کر دیا جائے اس لیے قدیم جامعہ کریم پارک میں ہے اور جدید رائیونڈ روڈ پر۔

تعلیمی نظام کی صحیح دیکھ بھال کے لیے مستقل مہتمم ہر ایک جگہ ہونا ضروری ہے کیونکہ مدرسہ کہیں اور ہو اور مہتمم دوسری جگہ ہو تو پہلے تعلیم اور پھر مدرسہ دونوں برباد ہو جاتے ہیں کراچی کے ایک مہتمم اور ان کے مدرسے کی مثال سامنے تھی جو اندرونِ سندھ تھا اس لیے فیصلہ ہوا کہ قدیم جامعہ کریم پارک حضرت جیؒ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب مدظلہم کے اہتمام میں جبکہ جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ پر حضرت جیؒ کے منجھلے صاحبزادے حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب (رحمہ اللہ) کے اہتمام میں ہوگا، اس طرح حضرت مولاناؒ جامعہ مدنیہ جدید کے مہتمم تا وقتِ وفات رہے جو ساڑھے چھبیس سال کا عرصہ ہوتا ہے تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنۡہُ ! اللہ تعالیٰ حضرت مولاناؒ کی خدماتِ حدیث اور رسول اللہ ﷺ کے دین کے علوم کی حفاظت میں جو تن من دھن سے مصروف رہے اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے جامعہ کی حفاظت فرمائے ہر قسم کے شرور وفتن سے محفوظ فرمائے، محترم مولانا عکاشہ میاں صاحب حامدی زید مجدہم کو حضرت مولاناؒ کا صحیح جانشین بنائے اور انہیں حضرت مولاناؒ کے نقش قدم پر چلائے، آمین۔

حضرت جیؒ اور حضرت مولاناؒ کے متوسلین کا فرض ہے کہ جامعہ مدنیہ قدیم وجدید کے لیے اپنے لمحات میں سے چند لمحے وقف فرما کر اس کی آبیاری اور دین متین کی خدمت کریں اور ان دو اداروں اس کے بانی محترمؒ اس کے کارکنان وخدام کو اپنی خصوصی دعاؤں میں شامل کریں۔

حضرت مولاناؒ کے ہم سبق اور ہم عصروں میں آپ کے علاتی بھائی حضرت مولانا سید وحید میاں صاحبؒ (حضرت جیؒ کے صاحبزادے)، حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مدظلہم، حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مدظلہم، حضرت مولانا خالد محمود صاحب مدظلہم (شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید)، حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب مدظلہم (استاذ الحدیث جامعہ دارالتقویٰ، لاہور) شامل ہیں جبکہ مشہور تلامذہ میں مولانا مفتی محمد حسن صاحب، مولانا سید مسعود میاں صاحب، مولانا شاہد ریاض صاحب، مولانا محمد عرفان صاحب، مولانا معین الدین صاحب، مولانا محمد زکریا صاحب، مولانا محمد

ولید الرشیدی صاحب، مولانا محمد شاہد جاوید صاحب، مولانا حکیم محمد امین صاحب، مولانا مختار احمد صاحب، مولانا حفیظ الرحمن صاحبؒ، مولانا محمد عابد صاحب حامدی، مولانا محمد عمران رشید صاحب (ابن حضرت مولانا قاری عبدالرشید صاحبؒ)، مولانا محمد عارف صاحب چنیوٹیؒ، مولانا محمد اعجاز صاحب، مولانا عبدالواحد صاحب، مولانا خالد عثمان صاحب، مولانا انعام اللہ صاحب، مولانا محمد شاہد صاحب، مولانا محمد سعد کلیم صاحب، مولانا محمد ابراہیم صاحب برمی، مولانا محمد یونس صاحب، صاحبزادہ مولانا عکاشہ میاں صاحب زید مجدہم وغیرہ شامل ہیں۔

ماہنامہ انوار مدینہ لاہور جو حضرت جیؒ نے ۱۹۷۰ء میں جاری فرمایا تھا تقریباً پانچ سال تک آب وتاب کے ساتھ شائع ہوتا رہا پھر حالات کی نذر ہو گیا حضرت مولاناؒ نے بعض بزرگوں کے اصرار پر اس سلسلے کو ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ/ اکتوبر ۱۹۹۲ء سے پھر شروع فرمایا بحمداللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ثانی تاوقتِ تحریر جاری ہے اور اللہ کرے آگے بھی یہ دین کی اشاعت کا ذریعہ بنتا رہے اس نقش ثانی کے دوسرے شمارے جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ/ نومبر ۱۹۹۲ء سے حضرت مولاناؒ نے اداریہ تحریر فرمانا شروع کیا پہلے اداریے کا عنوان تھا ''الٰہی ! تیرے نام سے ابتداء کر رہا ہوں'' یہ صحافتی سلسلہ حضرت مولاناؒ کو اپنے والد گرامی حضرت جیؒ کے واسطے سے ملا اور حضرت مولاناؒ کے دادا حضور مؤرخ ملت حضرت مولانا سید محمد میاں صاحبؒ جو حضرت شیخ الاسلامؒ کی نظر میں ''حیوانِ کاتب'' تھے سے حضرت جیؒ کو ملا تھا اس لیے کہ حضرت مؤرخ ملتؒ نے بھی ''ماہنامہ قائد'' مراد آباد سے جاری فرمایا تھا یہ ۱۹۴۴ء کی بات ہے پھر ''الجمعیۃ دہلی'' کے ادارتی شعبے سے بھی وابستہ رہے، حضرت مولاناؒ نے اپنے عظیم المرتبت والد گرامی اور دادا حضور رحمہم اللہ تعالیٰ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صحافتی زندگی میں بھی قدم رکھا میں امید کرتا ہوں کہ حضرت مولانا محمد عابد صاحب مدظلہم (ناظم تعلیمات جامعہ مدنیہ قدیم) سے کہ حضرت مولاناؒ کے اداریے اور مقالات وخطبات کو جمع فرمائیں گے تاکہ ہم جیسے طالب علموں کے لیے استفادے کا باعث ہوں !

حضرت مولاناؒ کو سیاست میں آکر قوم کو صحیح سمت کی آگاہی کا جذبہ اپنے دادا حضور اور والد گرامی سے ورثے میں ملا اسی لیے وہ ساری زندگی بڑے اخلاص کے ساتھ جمعیت علماء اسلام سے وابستہ رہے

اور آخر میں جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب کے امیر تھے ایک مرتبہ میں ان کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا مجھے نصیحت فرماتے ہوئے یہ بات بھی ارشاد فرمائی

''والد صاحب (یعنی حضرت جی مولانا سید حامد میاں صاحب) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں جمعیت علماء اسلام کا رکن بننے پر اپنے رب کی خوشنودی اور مغفرت کی امید رکھتا ہوں'' اَوْ کَمَا قَالَ !

۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ/ ۳ جنوری ۱۹۸۹ء کی بات ہے کہ میں اپنی ہمشیر کی شادی کے سلسلے میں لاہور میں تھا حضرت مولاناؒ کے پاس بھی حاضر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا

''حضرت والد صاحب (حضرت جیؒ) نے ہمیں تعلیم دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ جب سے بالغ ہوا ہوں اس وقت سے میری کوئی نفل نماز (تہجد، اشراق، چاشت، اوّابین وغیرہ) کبھی قضا نہیں ہوئی اور اگر بیماری میں کبھی ایسا ہو بھی گیا تو دن رات میں کسی بھی وقت یہ رکعتیں نفلوں میں پوری کر لیتا ہوں'' [۱]

حضرت مولاناؒ گاڑی بہت عمدہ چلاتے تھے یہ حضرتؒ کا ایک زمانے میں شوق بھی رہا ہے اس پر ایک لطیفہ بھی یاد آیا مارچ ۱۹۹۵ء میں حضرت مولاناؒ میرے ولیمے میں کراچی تشریف لائے میرے جد امجد حضرت قاری صاحبؒ نے مجھے ایک صاحب کے ہمراہ کراچی کے ہوائی میدان بھیجا کہ مولانا کو لے آو، جب ہوائی میدان سے چلنے لگے تو حضرت مولاناؒ نے فرمایا کہ گاڑی میں چلاؤں گا گاڑی تھی کھچاڑا سی اس میں ہارن نہیں بج رہا تھا حضرت نے فرمایا اس میں ہارن کے علاوہ سب چیز بج رہی ہے ! !
اس موقع پر مجھے بٹھا کر ایک نصیحت فرمائی کہ تمہاری شادی ہوگئی ہے اب تمہارا یہ بھی فرض ہے کہ موقع بہ موقع اپنی اہلیہ کو سیر و سیاحت شرعی حدود کے اندر کرانا لازم ہے، بعض مولوی اس میں بہت بد ذوق ہوتے ہیں اور وہ اس شرعی ذمہ داری کو اہمیت نہیں دیتے اس سے معلوم ہوا مولاناؒ خشک مزاج نہیں تھے ! !

ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ ''ورنہ'' کے معنیٰ معلوم ہیں ؟ پھر خود ہی فرمایا کہ غصے میں کہہ

---

[۱] یادِ ماضی: ج ۱، ص ۱۳ قلمی نسخہ

دیتے ہیں کہ ورنہ ؟ اس پر حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب رحمہ اللہ کا واقعہ سنایا کہ وہ عمرے پر گئے ٹیکسی والا بہت بے توجہی سے چلا رہا تھا علامہ صاحبؒ نے کئی مرتبہ فرمایا کہ جلدی چل ! آخر میں علامہ صاحبؒ نے کہا جلدی چل ورنہ........ٹیکسی والے نے کہا ورنہ کیا ؟ علامہ صاحبؒ نے فرمایا یہ کہ اسی طرح سستی کے ساتھ تیری ٹیکسی میں جائیں گے ! !

حضرت مولاناؒ کا کراچی کا آخری سفر جمادی الثانی ۱۴۴۵ھ/ جنوری ۲۰۲۴ء میں ہوا، اس سفر میں صاحبزادہ محترم مولانا عکاشہ میاں سلّمہٗ بھی ہمراہ تھے، معہد الخلیل الاسلامی کراچی نے ختم بخاری شریف کے لیے دعوت دی تھی حضرت محترم مولانا مفتی سلمان یٰسین صاحب الخلیلی مد ظلہم کے گھر قیام تھا حضرت مفتی صاحب نے رات کے کھانے پر بعض قریبی متعلقین کو جمع کیا تھا اس موقع پر حضرتؒ سے سب نے بے تکلفی سے سے بات چیت کی، حضرت مولاناؒ نے اس موقع پر فرمایا حضرت مولانا سید عزیر گل صاحبؒ کو صد سالہ اجلاس دیوبند کے لیے بہت اصرار کیا گیا کہ آپ اس میں شرکت فرمائیں اس لیے کہ اس وقت فضلاء دیوبند میں وہ واحد شخصیت تھے جن کی دستار بندی ہو چکی تھی ان کے علاوہ جتنے تھے بشمول حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند) کسی کی بھی دستار بندی نہیں ہوئی تھی اس سلسلے میں جامعہ مدنیہ کریم پارک میں ایک اجلاس ہوا اور مولانا ضیاء القاسمیؒ نے اس وقت اس مد میں کہ حضرت مولانا سید عزیر گل صاحب کو لے جانے پر جو خرچہ آئے پانچ ہزار روپے دیے تھے مجھے حضرت جیؒ نے سخاکوٹ بھیجا حضرت مولانا سے درخواست کی حضرت نے انکار فرما دیا میں نے کہا کہ ''پروگرام'' یہ ہے کہ آپ کو ہیلی کاپٹر سے بھیجا جائے کوئی تکلیف نہیں ہوگی، فرمایا اچھا ! پروگرام ! ہم ساری عمر انگریز سے لڑتے رہے اور اب تم انگریزی لفظ میرے سامنے بولتے ہو ؟ اور یہ بھی فرمایا کہ

> ''میں دیوبند جاؤں گا در و دیوار دیکھوں گا حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحبؒ اور حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کو نہیں دیکھوں گا اس کی تاب نہیں ہے''

حضرت مولانا یاسر عبداللہ صاحب مد ظلہٗ نے سوال کیا کہ آپ کے دادا جان (حضرت مؤرخ ملتؒ) کی سب کتابیں چھپ گئی ہیں ؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ دادا جان کی کتابیں سب چھپی ہیں

لیکن کچھ اب نایاب ہیں اس سلسلے میں اسے (کاتب الحروف کی طرف اشارہ فرمایا) اور عابد (اپنے ہونہار شاگرد بلکہ شاگرد رشید مولانا محمد عابد صاحب مدظلہم) کو مجھ سے زیادہ معلومات ہیں مجھے جب ضرورت ہوتی ہے ان سے رابطہ کرتا ہوں ، کاتب الحروف نے عرض کیا کہ ابھی ایک نایاب کتاب حضرت مؤرخ ملتؒ کی ملی ہے ''طریقہ تقریر'' دو حصوں میں ، فرمانے لگے یہ مجھے ابھی علم ہوا اس کتاب کا

حضرت مولانا مفتی محمد سلمان صاحب الخلیلی مدظلہم نے حضرت سے عرض کیا (کاتب الحروف سے متعلق) کہ ان کا قلم نیزے کا ہے نیزے سے لکھتے ہیں ۔ حضرت مولاناؒ نے فرمایا اس وقت تو باتیں فائرنگ کی ہی ہو رہی ہیں (اس لیے اس وقت مجلس نشانہ بازی کی مشق کی باتیں ہو رہی تھیں) حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہم کبھی کبھی ان کے ساتھ گستاخی کر لیتے ہیں ، مولانا نے فرمایا آپ گستاخی کرتے رہا کیجیے تاکہ نیزے کا قلم برقرار رہے (حضرت مفتی صاحب کا نیزے کا قلم کا اشارہ میری تحریرات میں سختی کی طرف تھا)

حضرت مولانا رحمہ اللہ پر کاتب الحروف نے بے ترتیب اور بے ربط چند سطریں لکھی ہیں اس لیے کہ لکھنے کا ملکہ مجھے نہیں ہے اللہ تعالیٰ اسے ہی قبول فرمائے ، آمین

اب آخر میں حضرت رحمہ اللہ کے مکاتیب میں سے منتخب خطوط پیش ہیں کاتب الحروف نے حضرت جی نور اللہ مرقدہ پر ایک مختصر سا مضمون لکھا تھا اور وہ روزنامہ جنگ کراچی میں چھپ گیا تھا وہ مضمون میرے جدامجد حضرت قاری صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے اپنے ایک خاص شاگرد جناب آفتاب حسین صاحب (مرحوم) کے ہاتھ حضرت مولاناؒ کو بھیج دیا تھا اس پر حضرت مولاناؒ نے تحریر فرمایا

برادر عزیز تنویر احمد صاحب حفظہ اللہ

سلام مسنون !

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے بھائی آفتاب صاحب کے ہاتھ روزنامہ جنگ میں شائع شدہ مضمون موصول ہوا ، پڑھ کر انتہائی مسرت ہوئی اپنے بڑوں کے ذکر کو زندہ رکھنا اور اس کے لیے دل وجان سے کوشش کرنا ان سے اپنے

بے لوث تعلق کے اظہار کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے اللہ تعالیٰ اس تعلق کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہم سب سے اپنے دین متین کی زیادہ سے زیادہ خدمت لیے جائے آمین !

نیز ''علاماتِ قیامت'' کا کیا بنا ؟ مسلسل انتظار ہے خواستگار دعا !

والسلام

محمود میاں غفرلہٗ

۲۸ر جنوری ۱۹۹۲ء

☆

''علاماتِ قیامت'' حضرت جی قدس اللہ سرہ العزیز کی ایک مختصر کتاب تھی حضرت مولاناؒ نے اشاعت کے لیے مرحمت فرمائی تھی وہ جب مکتبہ رشیدیہ کراچی سے شائع ہوگئی تو اس کے چند نسخے حضرت مولاناؒ کو بھیجے اس پر آپ نے تحریر فرمایا

عزیز القدر جناب تنویر احمد صاحب زاد اللہ لطفکم

سلام مسنون !

امید ہے کہ آپ بہ عافیت ہوں گے ۔ آپ کے شوق و محبت کی ایک اور علامت ''علاماتِ قیامت'' کی خوب صورت طباعت کی شکل میں موصول ہوئی اللہ پاک آپ کے اس عمل کو قبول فرمائے اور دنیا و آخرت کی بلندیوں سے نوازے آمین !

رمضان المبارک میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے والد صاحب و برادران کی خدمت میں سلام پیش کر دیں ۔

والسلام

محمود میاں غفرلہٗ

۲ ر رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ / ۷ر مارچ ۱۹۹۲ء

☆

برادرِ محترم عزیز القدر زاد اللہ لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ بخیر و عافیت ہوں گے، یہاں بھی بحمد اللہ ہر طرح عافیت ہے

حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا صرف ایک خط حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام میرے پاس ہے اور یہ خط بہت اہم اور تاریخی ہے اس کی فوٹو کاپی ارسال کر رہا ہوں اس کا عکس بھی طبع ہو جائے اور اس کے ساتھ کتابت شدہ بھی تو میرے خیال میں زیادہ مفید رہے گا ماہنامہ انوار مدینہ اگست ۲۰۰۰ء میں یہ خط کتابت کرا کر شائع ہو چکا ہے [1]

حضرت والد صاحبؒ کے نام حضرت اقدس مدنیؒ کے مکاتیب جناب قاری شریف احمد صاحب مدظلہم نے کتابت کرائے تھے وہ ابھی تک طبع نہیں ہوئے ہیں بہت سارے ہیں میں نے ان کو کچھ زیادہ ہی سنبھال کر رکھ دیا ہے تلاش کر رہا ہوں ابھی تک نہیں ملے اگر قاری صاحب کے پاس ان کی کوئی کاپی ہو تو ان سے آپ بھی لے لیں اور ایک کاپی مجھے بھی ارسال کر دیں تو احسان ہوگا حضرت دادا جان نور اللہ مرقدہ کا کمپوزنگ شدہ مضمون آپ چاہیں تو بھیج سکتے ہیں ان شاء اللہ حسبِ استطاعت کچھ تحریر کر دوں گا

---

[1] کاتب الحروف نے حضرت شیخ الاسلامؒ کے وہ مکاتیب جو ''مکتوبات شیخ الاسلامؒ'' کا حصہ نہیں بن سکے انہیں جمع کرنے کا کام شروع کیا تھا اور اس وقت سے اب تک بہت سے خطوط جمع ہو گئے ہیں ان شاء اللہ العزیز ''مکتوبات جلد پنجم'' کے عنوان سے عنقریب شائع ہوں گے اس طرح حضرت حکیم الاسلامؒ کے مکاتیب جمع کرنے شروع کیے تھے ان کی ترتیب ابھی تک نہیں کر سکا (شریفی)

حضرت قاری صاحب مدظلہم اپنے والد صاحب اور دیگر پرسان حال کی خدمت میں سلام اور دعا کی درخواست کردیں۔ خواستگار دعا !

محمود میاں غفرلہٗ

۲۸ ؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ / ۵ ؍ جولائی ۲۰۰۵ء

☆

محترم ومکرم زاد اللہ اقبالھم　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ بخیر وعافیت ہوں گے یہاں بھی بحمد اللہ عافیت ہے

جامعہ کے دستور کی کاپی و داخلہ فارم بطورِ نمونہ روانہ کر رہا ہوں کیونکہ بھائی آفتاب صاحب نے اس بارے میں آپ کا پیغام دیا تھا ایک تکلیف آپ کو دے رہا ہوں کہ دارالعلوم کراچی اور بنوری ٹاؤن کے دستور کی کاپیاں اور تنخواہوں کے اسکیل کی تفصیلات فوری درکار ہیں دارالعلوم والوں نے تو تنخواہوں کے اسکیل کا چاٹ بنا رکھا ہے سنا ہے آسانی سے دے دیتے ہیں کوشش کرلیں ممنون ہوں گا

پرسان احوال کی خدمت میں سلام سب بھائی کہتے ہیں

والسلام

محمود میاں غفرلہٗ

۱۰ ؍ جولائی ۱۹۹۵ء

☆

کاتب الحروف نے ایک خواب دیکھا تھا وہ میں نے حضرت مولانا کو لکھا خواب یہ تھا کہ قصور شہر یا کوئی اور پنجاب کا شہر ہے قصور زیادہ ذہن میں ہے میں وہاں گیا اور ایک مدرسے کے برابر حویلی نما گھر ہے اس گھر میں غالبًا ایک شادی ہے وہاں مہمان بنا معلوم یہ ہوا کہ یہ صدر پرویز مشرف کا گھر ہے اور وہی میزبان ہیں ان کے گھر کی عورتوں نے کافی مہمانی کی ، صدر صاحب کے ساتھ بغیر پروٹوکول کے ایک

رکشہ میں بیٹھ کر کہیں گیا لیکن جہاں سے رکشہ گیا وہ کراچی کے بہادر آباد کا علاقہ لگتا ہے رکشے والا متشرع تھا، صدر صاحب سے کچھ مذہبی باتیں ہوئیں جس سے معلوم ہوا کہ ان کا ذہن مذہبی ہے اس کے بعد وہ مدرسہ میں نے دیکھا مدرسہ بھی دیکھا بھالا لگتا تھا اس کے بعد آنکھ کھل گئی لیکن پریشانی یہ ہے کہ مجھ جیسا غریب اور کہاں صدر کا مہمان اور وہ بھی اس جیسے ناہنجار کا ؟

یہ خواب ۲۳ ر ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ/ ۳ر جنوری ۲۰۰۸ء کو دیکھا تھا حضرت مولانا علیہ الرحمہ نے جواب مرحمت فرمایا

محترم ومکرم سلمھم اللّٰہ تعالیٰ وزاد اللّٰہ محاسنھم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

بحمداللّٰہ ! بہ خیریت ہوں امید ہے کہ آپ مع افراد خانہ بہ عافیت ہوں گے اس نوعیت کے خواب بعض دیگر دینی احباب نے بھی دیکھے ہیں ایسا سمجھ میں آتا ہے کہ بڑے صاحب کو اپنے قصور اور کوتاہیوں کا اعتراف ہے اور اب دل سے اپنی جماعتوں کی قدر پیدا ہوئی ہے مگر ذاتی طور پر بہادر ہونے کے باوجود اپنی قدر ومنزلت کھو بیٹھے ہیں اور نوبت چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے سہارے کی آگئی مگر رکشہ تو رکشہ ہی ہے واللّٰہ تعالیٰ اعلم !

دو نفل پڑھ کر اہل حق کے لیے خیر کی طلب اور شر سے پناہ چاہ لیں حضرت قاری صاحب مدظلہم اور دیگر پرسان احوال کی خدمت میں سلام اور دعاؤں کی درخواست جوابی لفافہ بھیجنے کا تکلف کیوں کیا ؟ خواستگار دعا

والسلام

محمود میاں غفرلہٗ

۵ر جنوری ۲۰۰۸ء

✽ ✽ ✽

رحمٰن کے خاص بندے

قسط : ۳۴

﴿ حضرت مولانا مفتی سید محمد سلمان صاحب منصور پوری، اُستاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند ﴾

توبہ کا اہتمام، توبہ کے ذریعہ گناہوں کی معافی :

گزشتہ آیات میں چند بڑے بڑے گناہوں (شرک، قتلِ ناحق، بدکاری) کا ذکر کیا گیا تھا اور ان پر سخت سزا کی وعید بھی سنائی گئی تھی اب آگے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی شانِ رحمت کا اظہار کرتے ہوئے پُر حکمت انداز میں یہ ترغیب دی ہے کہ جو لوگ برائیوں سے توبہ کرلیں اور ایمان لے آئیں اور پھر اچھے اعمال کرنے لگیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو نیکیوں کی توفیق سے سرفراز فرماتے ہیں اور برائیوں کو مٹادیتے ہیں چنانچہ ارشادِ عالی ہے :

﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴾[1]

''مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور اچھے اعمال کیے تو اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیں گے اور اللہ تعالیٰ بہت ہی بخشنے والے نہایت مہربان ہیں اور جو (مسلمان) توبہ کرلے اور نیک کام کرے تو وہ بھی اللہ کی طرف لوٹ آتا ہے''

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص سے گناہ کا صدور ہوجائے تو اسے مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ سچی توبہ کرکے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اچھے اعمال کرکے زیادہ سے زیادہ اپنے نامۂ اعمال میں نیکیاں درج کرانے کی کوشش کرنی چاہیے چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے :

﴿ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾[2]

---

[1] سورۃ الفرقان : ۷۰ ، ۷۱ [2] سورۃ الزمر : ۵۳

''اے پیغمبر آپ فرما دیجیے کہ اے میرے وہ بندوں جنہوں نے (نافرمانی کر کے) اپنے اوپر زیادتی کر رکھی ہے تم اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو، بلا شبہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب گناہ معاف فرمادیں گے بیشک وہ بہت مغفرت کرنے والے مہربان ہیں''

سچی توبہ کی تاکید :

انسان بہرحال انسان ہے، وہ کبھی نفسانی یا شیطانی تقاضے سے گناہ میں مبتلا ہو ہی جاتا ہے تو ایسی صورت میں اسے گناہ پر اصرار نہیں کرنا چاہیے بلکہ جلد از جلد سچی توبہ کر کے اپنے رب سے اپنا معاملہ درست کر لینا چاہیے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قابلِ تعریف اہلِ ایمان کی صفات بیان کرتے ہوئے ایک اہم صفت یہ بھی بیان کی :

﴿ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴾[1]

''اور وہ لوگ کہ جب کوئی کھلا گناہ کر بیٹھیں یا اپنے حق میں برا کام کریں تو (فوراً) اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون گناہوں کو بخش سکتا ہے ؟ اور وہ اپنے (برے) کاموں پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں (کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والے ہیں)''

پھر ان کو یہ بشارت سنائی :

﴿ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاوَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴾[2]

''ان کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے معافی ہے اور ایسے باغات ہین جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ہمیشہ ان باغوں میں رہیں گے اور (نیک) عمل کرنے والوں کا کیا ہی بہترین بدلہ ہے''

---

[1] سورۃ اٰل عمران : ١٣٥ [2] سورۃ اٰل عمران : ١٣٦

اور سورۂ تحریم میں تمام اہلِ ایمان کو خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ﴾ (سورۃ التحریم : ۸)

''اے ایمان والو ! اللہ سے سچی توبہ کرو، عنقریب وہ تمہاری خطائیں معاف کردے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں''

دیکھئے ! توبہ کرنے والوں کو کیسی بشارت سنائی گئی کہ ان کے گناہ بھی معاف کیے جائیں گے اور ساتھ میں جنت میں داخلہ کا پروانہ بھی عطا کیا جائے گا ! ! ! (جاری ہے)

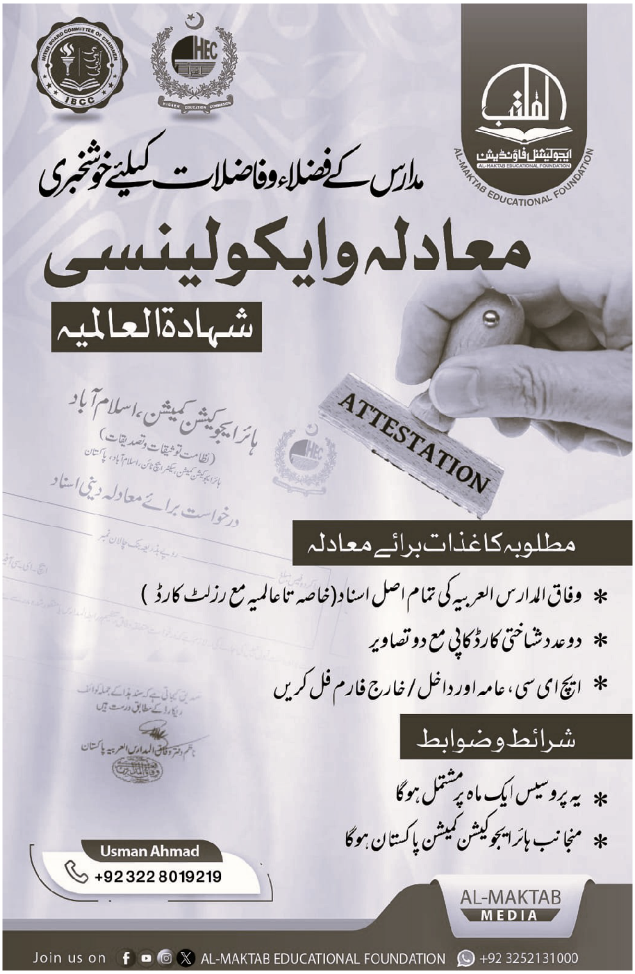

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ

تذکرہ و خدمات

﴿ ڈاکٹر محمد امجد صاحب، ناظم جامعہ مدنیہ جدید شارع رائیونڈ لاہور ﴾

ولادت باسعادت :

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس اللہ سرہ العزیز کے خلیفہ و مجاز قطب الاقطاب محدث کبیر عالم ربانی حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہٗ ایک جید عالم دین اور اپنے وقت کے بہت بڑے شیخ و مرشد تھے حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۵۰ء میں پاکستان تشریف لائے اور ۷۲-۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء میں ''جامع مسجد حنفیہ'' گلی اکھاڑا ابوٹامل لاہور میں ایک مدرسہ ''اِحیاءُ العلوم'' کے نام سے قائم فرمایا جہاں شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ ۲۵ ر ذوالحجہ ۱۳۷۵ھ/ ۵ر جولائی ۱۹۵۶ھ بروز جمعرات پیدا ہوئے۔

شجرۂ نسب: حضرت صاحبؒ اور نبی کریم علیہ الصلوۃ و السلام کے درمیان بیالیس واسطے ہوتے ہیں

(۱) سَیِّدُ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْآخِرِیْنَ خَاتَمُ الرُّسُلِ وَ الْاَنْبِیَاءِ شَافِعُ الْمُذْنِبِیْنَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

(۲) سَیِّدَۃُ النِّسَاءِ فَاطِمَۃُ الزَّھْرَاءِ زَوْجَۃُ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا

(۳) امام ابوعبداللّٰہ الحسین (٤) امام زین العابدین (٥) امام محمد باقِر

(٦) امام جعفر صادق (٧) اما م موسٰی کاظم (٨) امام موسٰی علی رضا

(٩) امام محمد تقی (١٠) موسٰی المُبَرْقَعْ (١١) ابو عبداللّٰہ احمد (١٢) محمد الاعرج

(١٣) موسی (١٤) نظام الدین حسین (١٥) ناصر الدین احمد (١٦) ابو طالب

(١٧) علاء الدین (١٨) حسین (١٩) تاج الدین احمد (٢٠) لطف اللّٰہ

(٢١) القاری حسین علی ھادی (٢٢) اسحاق عندلیب المکی (٢٣) ابو العباس

(٢٤) عبدالباسط (٢٥) حسین علی (٢٦) سیّد شهاب الدين (٢٧) سیّد احمد كبير

(٢٨) علاء الدين (٢٩) وجيه الدين (٣٠) سیّد فريد (٣١) سیّد احمد

(٣٢) سیّد محمود قلندر (٣٣) سیّد سعد الله (٣٤) سیّد محمد ابراهيم [1]

(٣٥) حضرت بندگی محمد اسمٰعیل [2] (٣٦) سیّد شاہ شبلی (٣٧) سیّد محمد فردوس

(٣٨) سیّد ظهور ولی (٣٩) سیّد محمد علی (٤٠) سیّد یوسف علی

(٤١) سیّد منظور محمد (٤٢) سیّد محمد میاں [3] (٤٣) سیّد حامد میاں [4]

(٤٤) سیّد محمود میاں رحمهم الله تعالىٰ رحمة واسعة

(بحوالہ تذکرہ ساداتِ رضویہ دیوبند ص ۲۳ و ص ۲۵ مصنفہ سیّد محبوب رضوی شائع کردہ علمی مرکز دیوبند)

---

[1] دارالعلوم کے شہر دیوبند سے باہر ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک بستی ''سرائے پیرزادگان'' کے نام سے واقع ہے بستی کے کنارے ''دادا پیر کی قبر'' ہے یہ ''دادا پیر'' سلسلہ قادریہ کے ایک سیّد خاندان کے بزرگ سیّد محمد ابراہیم ہیں جو گیارہویں صدی ہجری کے اوائل میں (غالبًا لکھنؤ سے ہی ترکِ وطن کرکے) بعض اہل اللہ کے مشورے سے دیوبند تشریف لائے اور تبلیغ و رُشد وہدایت کا کام شروع فرمایا آپ کی شخصیت جانی پہچانی اور مرجعِ خلائق تھی ! آپ کے دادا سیّد محمود قلندر رحمۃ اللہ علیہ مغل بادشاہ بابر کے زمانہ میں ولایتِ فرغانہ یا وادیٔ فرغانہ (اُزبکستان) سے تشریف لاکر لکھنؤ میں مقیم ہوئے تھے لکھنؤ میں ''ٹیلہ والی مسجد'' کے پاس آپ کا مزار ہے ! سیّد ابراہیمؒ کے (دیوبند میں) قیام اور تعلیم کے لیے دہلی کی مرکزی حکومت نے مسجد اور خانقاہ تعمیر کرائی، بعد میں مغل بادشاہوں شاہجہاں، جہانگیر اور اورنگزیبؒ کی طرف سے طلباء کے مصارف کے لیے زمینیں دی گئیں جن کی تصریح شاہی فرامین میں موجود ہے (بحوالہ انوارِ مدینہ اگست ۲۰۱۹ء) وادیٔ فرغانہ نقل مکانی سے قبل سید محمود قلندرؒ کا قیام شام کے شہر حِمص میں تھا، ولایتِ فرغانہ اُزبکستان کے دارالحکومت طاشقند سے جانبِ مشرق ۴۲۰ کلومیٹر پر واقع ہے جو وسطی ایشیا کے تین ممالک اُزبکستان، کرغیرستان اور تاجکستان میں منقسم ہے اس کا رقبہ ۶۸۰۰ مربع کلومیٹر پر محیط ہے۔ (حضرت سید محمود میاںؒ)

[2] حضرت سید صاحبؒ اور بانی اوّل دارالعلوم دیوبند حضرت اقدس حاجی سید محمد عابد صاحب رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب اوپر جاکر حضرت بندگی محمد اسماعیل رحمہ اللہ پر ایک ہوجاتا ہے۔

[3] رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند ، ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ہند ، مفتی و شیخ الحدیث مدرسہ امینیہ دہلی

تاریخ پیدائش: ۱۲/رجب ۱۳۲۱ھ/ ۴/اکتوبر ۱۹۰۳ء دیوبند، تاریخ وفات: ۱۶/شوال ۱۳۹۵ھ/ ۲۲/اکتوبر ۱۹۷۵ء دہلی

[4] بانی جامعہ مدنیہ جدید و جامعہ مدنیہ قدیم و خانقاہِ حامدیہ قدوسیہ چشتیہ و سابق امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

تاریخ پیدائش : ۱۰/جمادی الآخرۃ ۱۳۴۵ھ/ ۱۶/دسمبر ۱۹۲۶ء مظفرنگر، تاریخ وفات: ۱۳/رجب ۱۴۰۸ھ/ ۳/مارچ ۱۹۸۸ء لاہور

حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب کا نسبی رشتہ ساداتِ رضویہ کے ساتھ ملتا ہے آپ مؤرخ ملت حضرت مولانا سیّد محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ (سابق ناظم جمعیۃ علماء ہند) کے پوتے تھے !

ابتدائی تعلیم اور درس نظامی :

حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں نے آپ کی تعلیم کا آغاز اپنے ہی مدرسہ ''جامعہ مدنیہ'' میں فرمایا آپ نے جامعہ مدنیہ کے شعبہ حفظ کے استاذ حضرت قاری عبدالرشید صاحب سے قرآنِ مجید حفظ کیا [1] حفظ کے بعد جامعہ مدنیہ میں ہی شوال ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء میں درسِ نظامی شروع کیا ! جامعہ میں آپ کے اساتذۂ کرام میں حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب (تلمیذ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی)، حضرت مولانا شریف اللہ خاں صاحب (تلمیذ حضرت شیخ الہند) حضرت مولانا مفتی عبدالحمید صاحب سیتاپوری (تلمیذ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی)، حضرت مولانا کریم اللہ صاحب دامانی (تلمیذ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی)، حضرت مولانا مرزا گل صاحب بونیری (تلمیذ حضرت مولانا عبدالرحمن ہزاروی)، حضرت مولانا ظہور الحق صاحب دامانی (تلمیذ حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑوی)، حضرت مولانا سید غازی شاہ صاحب، حضرت مولانا عبدالرشید کشمیری صاحب، حضرت مولانا مفتی قاری عبدالرشید صاحب (تلمیذ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب) نمایاں ہیں۔

حضرت نے از اوّل تا آخر تعلیم جامعہ مدنیہ کریم پارک ہی میں حاصل کی ، درسِ نظامی کی تکمیل ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء میں کی ، فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے والد گرامی کی زیر نگرانی اپنے لیے علم و عمل کا میدان بناتے ہوئے جامعہ مدنیہ میں میں ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء سے تدریس شروع کی۔

سلوک و طریقت :

تزکیہ نفس کے لیے اپنے والد ماجد حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب کے دستِ حق پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کی ، حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب نے بڑے انہماک اور توجہ سے

---

[1] ۲۰ ر ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ/ ۱۸ر جنوری ۱۹۷۱ء کو حفظ قرآن مکمل ہوا اور جامعہ مدنیہ میں تقریب منعقد ہوئی ، قارئین تقریب کی روداد ماہنامہ انوار مدینہ جنوری ۱۹۷۱ء و فروری ۲۰۲۰ء میں ملاحظہ فرمائیں (مرتب)

سلوک وطریقت کے اسباق والد ماجدؒ (جو شیخ مکرم کے ساتھ ساتھ استاذ محترم کا درجہ ومقام بھی رکھتے تھے) سے حاصل کیے، حضرت مولانا سید حامد میاں صاحبؒ براہِ راست حضرت اقدس مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ سے مجاز تھے اور سلسلہ حدیث میں بھی براہِ راست تلمیذ وشاگرد تھے، اس طرح حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ سلسلہ حدیث اور سلسلہ تصوف دونوں میں مدنی نسبت کے حامل تھے، ساری زندگی یہ نسبت اگلی نسل کو منتقل کرتے گزاردی، اس بات کی طرف حضرت مولانا سلمان یٰسین صاحب مدظلہم نے ختم بخاری شریف کی تقریب میں بھی اشارہ فرمایا تھا :

"آپ کے شیخ سلسلہ شریعت میں علومِ حدیث میں بھی حضرت مدنیؒ کی نسبت رکھنے والے ہماری اصطلاح میں (روحانی) پوتے ہیں اور سلسلہ طریقت میں بھی حضرت مدنیؒ کے (روحانی) پوتے ہیں

اور حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس اللہ تعالیٰ سرہ کا نامِ نامی ایسا ہے کہ (بقول شاعر اس شعر کا مصداق ہے)

اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانٍ لَّنَا اَنَّ ذِکْرَہٗ هُوَ الْمِسْكُ مَا کَرَّرْتَهٗ یَتَضَوَّعُ

کہ جتنا تذکرہ شیخ مدنی کا کیا جائے گا اتنی خوشبو ہوگی کہ اس کو جتنا رگڑو تو اتنی ہی خوشبو مہکتی ہے !"[1]

حضرتؒ نے دو نکاح کیے، پہلا نکاح ۱۹؍جون ۱۹۸۷ء بروز جمعہ حضرت اقدس مولانا عزیر گل صاحب کاکاخیلؒ (اسیر مالٹا) کے خاندان میں ہوا، دوسرا نکاح ۲۶؍جون ۱۹۹۶ء میں ہوا لیکن اولاد دونوں سے نہیں ہوئی، حضرتؒ نے بانی جامعہ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے نواسے اور اپنے بھانجے عکاشہ میاں بن قاضی توحید عالم صاحب صدیقی کو متبنّٰی بنالیا تھا ان کی اپنی زیرِ نگرانی جامعہ مدنیہ جدید ہی میں تعلیم دلائی، مولانا عکاشہ میاں نے ۱۴۴۳ھ/۲۰۲۲ء میں جامعہ مدنیہ جدید سے درسِ نظامی کی تکمیل کی[2] اس موقع پر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم نے دستار بندی بھی فرمائی تھی۔

---

[1] ماہنامہ انوار مدینہ اپریل ۲۰۲۴ء ص ۴۷ [2] ماہنامہ انوار مدینہ مارچ ۲۰۲۲ء

جامعہ مدنیہ کریم پارک کی ذمہ داری :

۱۳؍ رجب المرجب ۱۴۰۸ھ/ ۳؍ مارچ ۱۹۸۸ء کو حضرت مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کی وفات کے بعد اگلے روز جامعہ مدنیہ کی شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں طے پایا گیا کہ جامعہ مدنیہ کے امیر حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب اور جامعہ مدنیہ کے نائب امیر حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ ہوں گے۔ اس طرح حضرات شیخین کی زیر نگرانی جامعہ مدنیہ تعلیمی و تعمیری میدان میں ترقی کرتا رہا۔ حضرتؒ ۱۹۹۹ء تک جامعہ مدنیہ کریم پارک میں بطورِ نائب مہتمم خدمات انجام دیتے رہے۔

جامعہ مدنیہ جدید کا اہتمام :

۲؍ شعبان المعظم ۱۴۲۰ھ/ ۲۲؍ نومبر ۱۹۹۹ء کو جامعہ مدنیہ کی شوریٰ کے فیصلے کے مطابق حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کو جامعہ مدنیہ کریم پارک کا مہتمم اور حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ کو جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ کا مہتمم بنایا گیا۔

جامعہ مدنیہ کی وسیع پیمانہ پر ترقی :

محدث کبیر حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۸۱ء میں جامعہ مدنیہ کی وسیع پیمانے پر ترقی کے لیے رائیونڈ روڈ پر پچیس ایکڑ جگہ خریدی تھی، جلد ہی اس جگہ پر قرآن پاک کی ناظرہ و حفظ کی جماعت سے تعلیم کا آغاز کر دیا گیا تھا۔

جامعہ مدنیہ جدید اور مسجد حامدؒ کی تقریب سنگِ بنیاد :

حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زیر اہتمام ۷؍ ربیع الاوّل ۱۴۲۱ھ/ ۱۱؍ جون ۲۰۰۰ء بروز اتوار جامعہ مدنیہ جدید میں تقریب سنگِ بنیاد ہوئی جس میں امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ''جامعہ مدنیہ جدید اور مسجد حامدؒ'' کا سنگ بنیاد رکھا۔

درسِ نظامی کی تعلیم کا آغاز :

۱۶؍ شوال ۱۴۲۳ھ/ ۲۱؍ دسمبر ۲۰۰۲ء اتوار کی شب درسِ نظامی کی تعلیم کا آغاز ہوا، بعد نماز

مغرب حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب ؒ کا بیان ہوا اور حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہم نے ''الصرف العزیز'' سے اسباق کا آغاز فرمایا۔

ہفتہ وار مجلسِ ذکر اور درسِ حدیث کا آغاز :

۲۲ ؍ ذیقعدہ ۱۴۲۳ھ/ ۲۶ جنوری ۲۰۰۳ھ بروز اتوار ظہر بعد سے ''خانقاہ حامدیہ'' کے تحت ہفتہ وار مجلسِ ذکر اور درسِ حدیث کا آغاز فرمایا، کچھ عرصہ بعد یہ مجلس مغرب کی نماز کے بعد شروع فرمائی تاحیات باقاعدگی سے سالکین کے لیے مجلس ذکر اور درس حدیث دیتے رہے، حسن اتفاق کہ شرکائے غزوۂ بدر کی تعداد کے مطابق یہ دروس ۳۱۳ کی تعداد میں ہیں، حضرت بانی جامعہ ؒ کے دروس اور حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب ؒ کے تمام دروس جامعہ کی ویب سائٹ پر استفادہ عام کے لیے موجود ہیں۔

وفاق المدارس سے الحاق :

۲۰ ؍ ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ/ ۱۲ ؍ فروری ۲۰۰۴ء بروز جمعرات جامعہ مدنیہ جدید کا وفاق المدارس سے الحاق منظور ہوا والحمد للّٰہ

تقریب تکمیل مشکوۃ المصابیح :

۲۱ ؍ رجب ۱۴۲۵ھ/ ۲۹ ؍ اگست ۲۰۰۴ء بروز اتوار دن کے گیارہ بجے حدیث کی کتاب ''مشکوۃ المصابیح'' کے ختم کے موقع پر ایک پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا آخری حدیث حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم نے پڑھائی، تقریب کی صدارت حضرت اقدس نفیس الحسینی شاہ صاحب ؒ نے فرمائی اور اختتامی دعا حضرت مولانا عبدالرشید صاحب کشمیری ؒ نے فرمائی۔

دورۂ حدیث کا آغاز :

حضرت ؒ نے ۱۹ ؍ شوال ۱۴۲۶ھ/ ۲۲ ؍ نومبر ۲۰۰۵ء کو جامعہ مدنیہ جدید میں دورۂ حدیث شریف کا آغاز فرمایا، بخاری شریف کی تدریس آپ ؒ کے ذمہ آئی جسے آپ بحسن وخوبی انجام دیتے رہے، تاحیات مسلسل بیس سال بخاری شریف کی تدریس کی سعادت حاصل رہی۔

جامعہ مدنیہ جدید کی چہار دیواری کا کام :

۱۱؍شوال ۱۴۲۵ھ/ ۲۴؍نومبر ۲۰۰۴ء بروز بدھ جامعہ مدنیہ جدید کی مکمل چہار دیواری کا کام شروع ہوا اور ۸؍ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ/ ۱۷؍مئی ۲۰۰۵ء بروز پیر چہار دیواری کا کام ۵؍ماہ ۲۳؍دن میں مکمل ہوا، والحمد للّٰہ علی ذلك .

''الحامد ٹرسٹ'' کا قیام :

شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ/ نومبر ۲۰۰۱ء میں بانی جامعہ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کی نسبت سے ''الحامد ٹرسٹ'' قائم فرمایا، یہ ٹرسٹ رفاہی اور امدادی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے

دار الافتاء کا قیام :

جامعہ مدنیہ جدید میں نئے تعلیمی سال ۱۴۲۶ھ سے حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب رحمہ اللہ حضرت رحمہ اللہ کی خواہش پر تدریس کے لیے تشریف لائے، آپ کی زیر نگرانی دار الافتاء کا قیام عمل میں آیا۔

مسجد حامد رحمہ اللہ میں نمازِ جمعہ کا آغاز :

یکم رجب ۱۴۲۷ھ/ ۲۸؍جولائی ۲۰۰۶ء سے جامعہ مدنیہ جدید کی مسجد حامد رحمہ اللہ میں فتوٰی کی بنیاد پر نماز جمعہ کا آغاز فرمایا، استاذ الحدیث حضرت مولانا امان اللہ خان صاحب رحمہ اللہ نے اذانِ اوّل دی، ناظم تعلیمات حضرت مولانا خالد محمود صاحب مدظلہم نے بیان فرمایا، خطبۂ مسنونہ پڑھا اور امامت بھی کرائی، بعدازاں شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب رحمہ اللہ نے خود جمعہ کا بیان شروع فرمادیا حضرت رحمہ اللہ کے تمام بیانات جامعہ کی ویب سائٹ پر استفادہ عام کے لیے موجود ہیں۔

شعبہ ''تخصص فی علوم الحدیث '' کا اجراء :

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۱؍شوال ۱۴۲۷ھ/ ۴؍نومبر ۲۰۰۶ء بروز ہفتہ سے جامعہ مدنیہ جدید میں ''تخصص فی الحدیث'' کی جماعت کا آغاز فرمایا، استاذ الحدیث حضرت مولانا امان اللہ خان صاحب رحمہ اللہ نے اسباق شروع فرمائے۔

شعبہ ''علم الفلکیات'' کا اجراء :

۲۴ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ/۱۲ مئی ۲۰۰۷ء سے جامعہ مدنیہ جدید میں حضرت رحمہ اللہ کی زیر سرپرستی ''علم الفلکیات'' کا کورس شروع ہوا، شیخ الحدیث حضرت مولانا خالد محمود صاحب نے اسباق پڑھائے۔

'' مُسْتَشْفٰی اَلْحَامِدْ '' کا قیام :

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ/ ۸ مئی ۲۰۰۷ء بروز منگل سے الحامد ٹرسٹ کے تحت حضرت مولاناؒ کی سرپرستی جامعہ مدنیہ جدید کے طلباء اساتذہ اور دیگر عملہ کے لیے '' مُسْتَشْفٰی اَلْحَامِدْ '' کے نام سے ایک کمرہ میں ڈسپنسری نے کام شروع کردیا۔

۲۸ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ/ ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۷ء کو بعد نمازِ مغرب حضرت مولانا رحمہ اللہ نے ''مُسْتَشْفٰی اَلْحَامِدْ '' کے لیے مختص جگہ پر ہسپتال کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس تقریب میں جامعہ کے تمام اساتذہ کرام اور طلباء نے شرکت کی۔

عصری علوم کی تعلیم کا آغاز :

۲ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ/ ۱۸ جنوری ۲۰۱۰ء بروز پیر جامعہ مدنیہ جدید میں حضرت مولانا رحمہ اللہ نے شعبہ عصری علوم میں کمپیوٹر کی تعلیم کا آغاز فرمایا۔

دارُالصناع کا قیام :

یکم رجب المرجب ۱۴۳۲ھ/ ۴ جون ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ جامعہ مدنیہ جدید میں تکمیل بخاری کے موقع پر ایک تقریب کا انعقاد ہوا۔ حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم صاحب چشتیؒ نے بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھا کر مختصر بیان فرمایا اور اختتامی دعا فرمائی۔ بیان میں حضرت چشتی صاحبؒ نے طلباء کو ہنر اور فن سیکھنے کی ترغیب دی، بیان کے بعد حضرت مولانا رحمہ اللہ کو بھی اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ مدرسہ میں طلباء کو کوئی ہنر سکھائیں آئندہ زندگی میں یہ کام آئے گا ! حضرت مولاناؒ نے حضرت چشتی صاحبؒ سے اس کام کی حامی بھرلی۔

۱۸ر ذیقعدہ ۱۴۳۲ھ/ ۱۷ر اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز پیر جامعہ مدنیہ جدید میں شعبہ برقیات کے تحت دارُالصناع کا اجراء فرمایا۔ جامعہ مدنیہ جدید کے اس بلاک میں باقاعدہ اس چیز کا اہتمام کیا کہ وہاں کمپیوٹر ہارڈ وئیر اور سوفٹ وئیر سکھائے جائیں نیز بجلی کا کام ، مزید بھی کئی چھوٹے چھوٹے ایسے ہنر اور فن سکھائے جائیں جو طلباء کو آئندہ زندگی میں معاون بن سکیں۔ آئندہ سال ۲۰۱۲ء میں حضرت چشتی صاحبؒ جامعہ مدنیہ جدید تشریف لائے تو حضرت مولانا رحمہ اللہ نے حضرت چشتی صاحبؒ کو ''دارُالصناع'' کے قیام سے متعلق کارروائی بتائی جس پر حضرت چشتی صاحبؒ نے بہت دعائیں دیں اور خوشی کا اظہار فرمایا

امن عالم کانفرنس :

۷ر صفر ۱۴۳۵ھ/ ۱۱ر دسمبر ۲۰۱۳ء کو شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحبؒ پاکستان سے جمعیة علماءِ اِسلام کے وفد کے ہمراہ ''امنِ عالم کانفرنس'' میں شرکت کی غرض سے دہلی اور دیوبند (ہندوستان) تشریف لے گئے، جہاں آپ نے کبار علماء ومشائخ سے ملاقات کی۔

شعبہ ''تخصص فی الفقہ واصول الفقہ'' کا اجراء :

یکم ذیقعدہ ۱۴۳۶ھ/ ۱۷ر اگست ۲۰۱۵ء سے جامعہ مدنیہ جدید میں تخصص فی الفقہ واصول الفقہ کے شعبہ کا قیام فرمایا اور حضرت مہتمم صاحبؒ کی دعاؤں سے تعلیم کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

میزان الفرائض :

حضرت رحمہ اللہ کی زیرِ سرپرستی ''الحامد کمپیوٹر لیب'' کی طرف سے میراث اور وراثت کے مسائل کو حل کرنے کے لیے اردو زبان کا دنیا میں پہلا باقاعدہ ونڈوز ڈیسک ٹاپ ایپلیکیشن/سوفٹ وئیر بعنوان ''میزان الفرائض'' حضرت مولانا مفتی محمد فہیم صاحب مدظلہم نے تیار کیا ! مقدور بھر کوشش کی گئی ہے کہ یہ جامع اور باحوالہ ہو۔

عملی سیاست میں نامزدگی :

یکم صفر ۱۴۴۵ھ/ ۱۹ر اگست ۲۰۲۳ : حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ کو جمعیة علماء اسلام

کے آئندہ جماعتی انتخابات تک بحیثیتِ صوبائی امیر پنجاب نامزد کیا گیا۔

۵/صفر ۱۴۴۵ھ/ ۲۳/اگست بروز بدھ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کی مجلس عاملہ کا اجلاس جامعہ مدنیہ جدید میں امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب شیخ الحدیث مولانا سیّد محمود میاں صاحب رحمہ اللہ کی زیرِ صدارت منعقد ہوا، اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا عبدالغفور صاحب حیدری مدظلہم مہمانِ خصوصی اور مرکزی ناظم مولانا محمد امجد خان صاحب نے شرکت فرمائی، حضرت حیدری صاحب کی افتتاحی گفتگو کے بعد اجلاس میں صوبہ پنجاب کی جماعتی صورتحال کے متعلق اراکین مجلس عاملہ کی مشاورت سے ضروری فیصلے کیے گئے، اجلاس میں صوبہ پنجاب کی سیاسی صورتحال، آئندہ عام انتخابات اور تنظیمی امور پر غور و خوض کیا گیا۔

صوبہ پنجاب کی نئی مجلس عمومی کا اجلاس :

جمعیۃ علماء اسلام کی صوبائی مجلس عمومی کا اجلاس مؤرخہ ۱۴/ربیع الاوّل ۱۴۴۶ھ/ ۱۹/ستمبر ۲۰۲۴ء بروز جمعرات جامعہ مدنیہ جدید میں منعقد ہوا ، اجلاس کی صدارت امیر پنجاب شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب رحمہ اللہ نے فرمائی اور صوبائی مجلس عمومی کے انتخابی اجلاس کے انتظامات صوبائی ناظم انتخاب جناب محترم محمد نور خان صاحب ہانس ایڈووکیٹ نے کیے اور اجلاس کی نگرانی مرکزی ناظمِ انتخاب مولانا عطاء الحق درویش صاحب جبکہ ان کی مرکزی معاونین مولانا ناصر محمود صاحب مانسہرہ اور حاجی جلیل جان صاحب پشاور نے کی ،صوبائی مجلسِ عمومی نے آئندہ پانچ سال کے لیے شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب کو بھاری اکثریت سے امیر پنجاب اور مولانا حافظ نصیر احمد صاحب احرار کو ناظمِ عمومی صوبہ پنجاب منتخب کیا، اجلاس کے اختتام پر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی ناظمِ انتخابات مولانا عطاء الحق درویش صاحب نے نومنتخب امیر اور جنرل سیکرٹری سے حلف لیا، خواجہ خلیل احمد صاحب خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین کے اختتامی کلمات اور دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا ! !

''ماضی کی جھلک'' کی اشاعت :

حضرت مولانا رحمہ اللہ نے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ بانی جامعہ کی یادداشت بعنوان ''ماضی کی جھلک''

جمع فرمائیں اور اپنی ادارت میں طبع ہونے والے ماہنامہ انوار مدینہ میں قسط وار شائع فرمائیں۔
حضرتؒ نے ''ماضی کی جھلک'' کو علیحدہ کتابی شکل میں ترتیب دینا شروع فرمایا تھا لیکن مصروفیات اور علالت کی وجہ سے تکمیل نہ فرما سکے، ان شاء اللہ جلد مکمل کر کے شائع کریں گے۔

حضرت بانی جامعہؒ کے دروس حدیث کی اشاعت :

حضرت بانی جامعہؒ سالکین کے لیے ہر اتوار جامعہ مدنیہ میں مجلس ذکر اور درس حدیث دیتے تھے، حضرت بانی جامعہؒ کے خلیفۂ اجل الحاج حضرت محمود احمد صاحب عارفؒ کی خواہش پر ان کے مریدِ خاص چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ محترم الحاج شاہد اشرف صاحب ادام اللہ اقبالہٗ بڑی باقاعدگی سے مسلسل آٹھ برس ان دروس کو ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیا ان دروس کی تعداد 284 بنتی ہے ! حضرت بانی جامعہؒ کی وفات کے بعد ان دروسِ حدیث کی تمام کیسٹیں انہوں نے بڑی ذمہ داری اور فیاضی کے ساتھ حضرت مہتمم صاحبؒ کو عطا فرما دیں ! ! فجزاہ اللہ خیرا

ان کیسٹوں کے علاوہ چالیس دروس ایسے ہیں جو شیخ التفسیر حضرت اقدس مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کے ہفت روزہ ''خدام الدین'' میں شائع ہوتے رہے جنہیں راقم الحروف نے اپنے برادر خورد مولانا محمد عابد صاحب کے ساتھ مل کر بڑی محنت سے حاصل کر کے حضرت مہتمم صاحبؒ کی خدمت میں پیش کر دیے، ان تمام دروس پر حضرت مہتمم صاحبؒ نے نظر ثانی فرمائی ، یہ تمام دروس بحمد اللہ ماہنامہ انوار مدینہ میں تاریخ وار ترتیب کے لحاظ سے اکتوبر ۱۹۹۲ء تا نومبر ۲۰۱۸ء (جو کہ چھبیس برس کے طویل عرصہ پر محیط ہیں) شائع ہو چکے ہیں، اب ان تمام دروس کی ''مشکوۃ المصابیح'' کے ابواب کی ترتیب کے لحاظ سے ماہنامہ انوارِ مدینہ میں جنوری ۲۰۱۹ء سے دوبارہ اشاعت ہو رہی ہے۔

جامعہ مدنیہ سے قبل اکھاڑا بوٹا مل (برانڈرتھ روڈ) کی مسجد حنفیہ اور مدرسہ احیاء العلوم، مکی مسجد انارکلی اور مسلم مسجد بیرون لوہاری دروازہ میں ہونے والے جمعہ کے بیانات اور دروس کو محفوظ کرنے کا کچھ خاص اہتمام نہ تھا اور ٹیپ ریکارڈر وغیرہ کا بھی زیادہ رواج نہ تھا افسوس اس طویل عرصہ کے علمی فیوض سے آج ہم محروم ہیں

سانحۂ ارتحال :

مارچ ۲۰۲۵ء سے حضرت مولانا رحمہ اللہ کافی علیل تھے، ۵؍مئی کو پتہ کا کامیاب آپریشن ہوا، علاج معالجہ جاری رہا کہ ۲۷؍جون ۲۰۲۵ء کو بوقت فجر طبیعت بہت زیادہ خراب ہوئی جس کی بناء پر دوبارہ بحریہ انٹرنیشنل ہسپتال میں داخل ہوئے ڈاکٹروں نے آئی سی یو وارڈ میں داخل کیا اور دعاؤں کے لیے کہا دو دن مصنوعی سانس دیا گیا، لیکن تمام تدبیروں پر تقدیر غالب آئی اور آپؒ ۷؍محرم الحرام ۱۴۴۷ھ/ ۲؍جولائی ۲۰۲۵ء بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب ساڑھے گیارہ بجے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَہٗ وَتَغَمَّدْنَا وَاِیَّاہُ بِرَحْمَتِکَ وَرِضْوَانِکَ وَاَدْخِلْہُ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی مِنْ جَنَانِکَ وَاجْعَلْنَا وَاِیَّاہُ مِمَّنْ یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِحِسَابٍ

اللہ تعالیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی دینی وملی خدمات جلیلہ شرف قبول عطا فرمائے، اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، اور پاکستان اور ہندوستان میں موجود تمام پسماندگان خصوصاً پاکستان میں حضرتؒ کے برادران حضرت مولانا سیّد رشید میاں صاحب مدظلہم، مولانا سیّد مسعود میاں صاحب مدظلہم اور صاحبزادہ محترم مولانا عکاشہ میاں صاحب مدظلہم سمیت تمام پسماندگان، متعلقین ومحبین اور تلامذہ ومریدین کو اللہ تعالیٰ یہ صدمہ برداشت کرنے اور اس پر اجر کی سعادت عطا فرمائے، آمین !

اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَھُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَھُمْ وَاغْفِرْلَنَا وَلَھُمْ وَاجْمَعْنَا مَعَھُمْ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

اللہ تعالیٰ حضرت رحمہ اللہ کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین !

دل زخم زخم لوگو کوئی ہے جسے دکھائیں
کوئی ہم نفس نہیں ہے غمِ جاں کسے سنائیں

اُٹھا سائبانِ شفقت بڑی تیز دھوپ دیکھی
نہیں دُور دُور چھاؤں کہاں اپنا سر چھپائیں

یکا یک جو چھا گئی ہیں غم و درد کی گھٹائیں
گیا کون اس جہاں سے کہ بدل گئیں فضائیں

وہ رفاقتوں کی راتیں وہ ہر اک سے مل کے باتیں
گئے دور کے وہ قصے ہمیں یاد کیوں نہ آئیں

ہو نصیب جام کوثر یہ نفیس کی دعا ہے
مگر اک حسیں تمنا کہ حضور خود پلائیں

فہرست خلفاءِ کرام شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب

خانقاہ حامدیہ قدوسیہ چشتیہ ، محمد آباد شارع رائیونڈ لاہور پاکستان

نمبر شمار	نام
۱	مولانا عبدالستار صاحب بن محمد شریف صاحب، منڈی مدرسہ تحصیل و ضلع بہاولنگر
۲	ڈاکٹر محمد امجد صاحب بن شیخ نور احمد صاحب، موہنی روڈ لاہور
۳	مولانا محمد عکاشہ صاحب بن محمد یوسف صاحب، قصور صوبہ پنجاب
۴	مولانا محمد فرحان خان صاحب بن محمد یوسف خان صاحب، کینیڈا
۵	مولانا خالد عثمان صاحب بن گل محمد صاحب، کرک صوبہ سرحد
۶	مولانا انعام اللہ صاحب بن پیر آدم خان صاحب ، ٹانک صوبہ خیبر پختونخواہ
۷	مولانا محمد شاہد صاحب بن محمد حنیف صاحب، اوکاڑہ صوبہ پنجاب
۸	مولانا اشفاق حسین صاحب بن شیر محمد صاحب، ساہیوال صوبہ پنجاب
۹	مولانا خلیل الرحمٰن صاحب بن محمد قاسم صاحب، ہلوکی ضلع لاہور
۱۰	مولانا جہانزیب صاحب بن نعیم خان صاحب، ضلع شانگلہ خیبر پختونخواہ
۱۱	مولانا ذبیح اللہ صاحب بن محمد مختار صاحب، کوہاٹ
۱۲	مولانا محمد ارشد صاحب بن جمعہ خان صاحب، چلاس
۱۳	مولانا محمد سعد کلیم صاحب بن کلیم اصغر صاحب قریشی، کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ
۱۴	مولانا محمد حسین صاحبؒ بن محمد رفیق رضا صاحب، بہاولپور
۱۵	مولانا مفتی محمد حسن صاحب بن محمد قاسم صاحب، ہلوکی ضلع لاہور

۱۶	مولانا محمد ابراہیم صاحب برمی (میانمار)
۱۷	مولانا گل نواز صاحب بن طاؤس خان صاحب، ضلع مانسہرہ
۱۸	مولانا عمر فاروق صاحب بن اللہ دتہ صاحب، ضلع جھنگ
۱۹	مولانا ایاز خان صاحب بن متول خان صاحب، ضلع کرک
۲۰	مولانا محمد رضوان مبارک صاحب بن مبارک علی صاحب، ضلع لاہور
۲۱	مولانا ضیاء الدین صاحب بن محمد شیر خان صاحب، ضلع ٹانک
۲۲	مولانا حکیم خان صاحب بن تاج محمد صاحب، ضلع بٹگرام
۲۳	مولانا محمد زبیر صاحب بن مولانا عبد الاحد صاحب، ضلع لاہور
۲۴	مولانا محمد دین صاحب بن نور محمد صاحب، ضلع نہرین افغانستان
۲۵	مولانا سَید علی صاحب بن عبد الرزاق صاحب، تحصیل و ضلع قلعہ عبد اللہ بلوچستان
۲۶	مولانا محمد ابوبکر صاحب بن عبد الرحیم صاحب، ڈاکخانہ، تحصیل و ضلع مستونگ
۲۷	مولانا عطاء اللہ صاحب ندیم بن غلام رسول صاحب، ضلع خضدار بلوچستان
۲۸	مولانا محمد مصعب صاحب بن عبید اللہ صاحب، ضلع وہاڑی
۲۹	مولانا عبد الستار صاحب بن حاجی اللہ دیوایا صاحب، ملتان
۳۰	مولانا عبد الوحید صاحب رحمہ اللہ بن مفتی عبد الحمید صاحب صاحب رحمہ اللہ، لٹن روڈ مزنگ لاہور
۳۱	مولانا محمد نوید صاحب بن تاج محمد صاحب، اوگی مانسہرہ
۳۲	مولانا محمد یونس صاحب محمد شاہ صاحب، مارتونگ شانگلہ
۳۳	مولانا محمد یونس صاحب بن شاہ محمد صاحب، تحصیل چونیاں ضلع قصور پنجاب

۳۴	قاری سیّد محمد طیب صاحب بخاری بن سید نور محمد شاہ بخاری، ضلع گاندربل، کشمیر ہند
۳۵	مولانا محمد آصف حیات بن محمد حیات ، محلّہ اسلام پورہ ضلع خوشاب پنجاب
۳۶	مولانا محمد عبدالواحد خان بن محمد عبدالرحمٰن خان، حفیظ کالونی ماڈل ٹاؤن سی بہاولپور
۳۷	مولانا سعید احمد صاحب اسعد بن مولانا محمد اسماعیل صاحب صابر، بگڑانوالی خوشاب
۳۸	مولانا محمد خالد صاحب بن محمد ایوب صاحب، کنڈہ تحصیل و ضلع مانسہرہ
۳۹	مولانا محمد عمران صاحب بن محمد گلاب صاحب، شوہال نجف خان تحصیل بالاکوٹ ضلع مانسہرہ
۴۰	مولانا محمد محسن گلزار صاحب بن گلزار صاحب ، حویلی نتھو والی ، قادی ونڈ، ضلع قصور
۴۱	مولانا محمد عیسٰی داؤد بن علی مراد، باسوس ضلع ولسوالی امام صاحب صوبہ کندوز افغانستان
۴۲	صاحبزادہ محترم مولانا عکاشہ میاں صاحب بن قاضی توحید عالم صاحب صدیقی متبنّٰی شیخ المشائخ حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب رحمہ اللہ (باجازت خلفاء)

﴿ ہدایت از جانشین ﴾

تربیت پانے والے صاحبان اور جو حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ میں بیعت ہونا چاہیں وہ مذکورہ بالا خلفاء کرام میں سے جن کی طرف قلب کا رجحان پائیں ان سے تعلق قائم کرلیں وفقنا اللہ لما یحبہ ویرضاہ

فقط عکاشہ میاں غفرلہٗ

۱۰/محرم الحرام ۱۴۴۷ھ/۱۴/جولائی ۲۰۲۵ء

اخبار الجامعہ

﴿ ڈاکٹر محمد امجد صاحب، ناظم اعلیٰ جامعہ مدنیہ جدید شارع رائیونڈ لاہور ﴾

۷؍محرم الحرام ۱۴۴۷ھ/۲؍جولائی ۲۰۲۵ء بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب جامعہ مدنیہ جدید کے بانی وسابق امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام قطب الاقطاب حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ مدنیہ جدید، سجادہ نشین خانقاہ حامدیہ، امیر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب وامیر الحامد ٹرسٹ پیر طریقت شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ طویل علالت کے بعد انٹرنیشنل ہسپتال بحریہ ٹاؤن لاہور میں انتقال فرما گئے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے، آمین ! قارئین کرام سے حضرت اقدسؒ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے حضرتؒ کی نمازِ جنازہ بروز جمعرات صبح دس بجے آپ کے بڑے بھائی حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب مدظلہم کی اقتداء میں جامعہ مدنیہ جدید میں ادا کی گئی اور حضرتؒ کی وصیت کے مطابق جامعہ سے متصل قبرستان میں تدفین کی گئی۔

﴿ مہتمم جامعہ کی تقرری ﴾

۱۴؍شوال المکرّم ۱۴۴۶ھ/۱۳؍اپریل ۲۰۲۵ء کو جامعہ مدنیہ جدید کی مجلس شوریٰ کا ہنگامی/ غیر معمولی اجلاس شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا جس میں حضرت مہتمم صاحبؒ نے اراکین شوریٰ کے مشورہ سے مولانا عکاشہ میاں صاحب کو نائب امیر جامعہ مدنیہ جدید منتخب فرمایا دیا تھا بعد ازاں حضرت مہتمم صاحبؒ کی وفات کے بعد ۹؍محرم الحرام ۱۴۴۷ھ/ ۵؍جولائی ۲۰۲۵ء بروز ہفتہ جامعہ مدنیہ جدید کی مجلس شوریٰ کا باقاعدہ اجلاس سرپرست جامعہ مدنیہ جدید حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب زید مجدہم کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں اراکین شوریٰ نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ

حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب دامت برکاتہم (مہتمم جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور) جامعہ مدنیہ جدید کے عبوری سرپرست اور مولانا عکاشہ میاں عبوری مہتمم ہوں گے، جامعہ سے متعلق مزید کئی تعلیمی و تنظیمی امور بھی طے کیے گئے۔

۱۹/محرم الحرام ۱۴۴۷ھ/ ۱۵/جولائی ۲۰۲۵ء بروز منگل سرپرست جامعہ اور مہتمم صاحب کے باہمی مشورہ سے درج ذیل امور طے پائے :

(۱) شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی علالت کی وجہ سے بخاری شریف کے اسباق حضرت مولانا خالد محمود صاحب مدظلہم (ناظم تعلیمات جامعہ مدنیہ جدید) کے ذمہ لگادیے تھے، حضرت مہتمم صاحبؒ کے اس فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے حضرت مولانا خالد محمود صاحب ہی نظامتِ تعلیم کے ساتھ ساتھ جامعہ کے نئے شیخ الحدیث کے فرائض انجام دیں گے۔

(۲) سابق مہتمم حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ جامعہ سے متعلق جواُمور انجام دیتے تھے وہ تمام امور موجودہ مہتمم صاحبزادہ محترم مولانا عکاشہ میاں صاحب انجام دیں گے۔

(۳) حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ ماہنامہ ''انوار مدینہ'' کے مدیر اور ڈاکٹر محمد امجد صاحب مرتب کی حیثیت سے ذمہ داری انجام دیتے تھے، حضرتؒ کے اسفار یا علالت کی وجہ سے حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مدظلہم (داماد حضرت بانی جامعہ واستاذ الحدیث جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور) ادارتی ذمہ داری ادا کرتے تھے، حسبِ سابق ان ہی دو افراد کو مقرر کیا گیا ہے جبکہ مولانا محمد عابد صاحب کو نائب مدیر اور مولانا عکاشہ میاں صاحب کو مدیر مسئول کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔

حضرت مہتمم صاحب رحمہ اللہ کی تعزیت کے لیے جامعہ مدنیہ جدید تشریف لانے والوں میں علماء ومشائخ، ملی وسیاسی زُعماء، غیرملکی سفیر حضرات مع وفود، وطن عزیز کے مدارس کے مہتمم صاحبان وطلبہ عظام، جامعہ مدنیہ جدید کے فضلاء کرام سمیت کئی افراد شامل ہیں، ہنوز تعزیت کے لیے آنے والوں کا سلسلہ جاری ہے۔

جامعہ مدنیہ جدید، خانقاہ حامدیہ اور جمعیۃ علماء اسلام سے متعلق حضرات کی آمد کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ، حضرت مہتمم صاحبؒ اور جامعہ مدنیہ جدید کے لیے تمام حضرات کی دعاؤں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے، آمین

☆

۱۳؍ جولائی ۲۰۲۵ء بعد نماز مغرب مولانا عکاشہ صاحب مدظلہم ،مولانا احسان اللہ صاحب کی دعوت پر'' خدمات سید محمود میاں صاحبؒ '' کی تقریب میں شرکت کے لیے جامع مسجد نور مانگا منڈی تشریف لے گئے جہاں آپ نے حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علمی اور روحانی پہلو پر مختصر بیان فرمایا۔

۲۵؍ جولائی ۲۰۲۵ء کو مہتمم جامعہ مولانا عکاشہ میاں صاحب فاضل جامعہ مولانا محمد سلیم صاحب کی دعوت پر مرکزی جامع مسجد و مدرسہ عربیہ فیضان محمود کوٹ وسن گگہ سرائے نزد پھول نگر تشریف لے گئے بعد از جمعہ مقامی علماء کرام سے ملاقات ہوئی جن میں حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مہتمم جامعہ مظاہر العلوم المدنیہ پھول نگر، حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن صاحب نقشبندی اور جامعہ مظاہر العلوم المدنیہ شعبہ حفظ و شعبہ درس نظامی کے جملہ اساتذہ کرام تشریف لائے اور کھانا تناول فرمایا واپسی پر مدرسہ عربیہ فیضان محمود کی کمیٹی کے اہم ممبر راؤ فہیم صدیق صاحب کی والدہ محترمہ، راؤ عبدالحفیظ صاحب کے بھائی صدیق صاحب کی اہلیہ کی ان کے ڈیرہ پر تعزیت فرمائی۔

۲۷؍ جولائی ۲۰۲۵ء کو مہتمم جامعہ مولانا عکاشہ میاں صاحب، حضرت مولانا میاں محمد اجمل صاحب قادری کی دعوت پر'' فلسطین کانفرنس'' میں شرکت کی غرض سے شیرانوالہ تشریف لے گئے جہاں آپ نے مختصر اور جامع بیان فرمایا۔

وفیات

خانوادۂ سید حامد میاںؒ کو صدمہ

موت العالِم موت العالَم

۷؍محرم الحرام ۱۴۴۷ھ/ ۲؍جولائی ۲۰۲۵ء بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب بانی جامعہ مدنیہ جدید وسابق امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام قطب الاقطاب حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے منجھلے صاحبزادے مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید وامیر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ طویل علالت کے بعد انٹرنیشنل ہسپتال بحریہ ٹاؤن لاہور میں انتقال فرماگئے آپ کی نمازِ جنازہ بروز جمعرات صبح دس بجے آپ کے بڑے بھائی حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کی اقتداء میں جامعہ مدنیہ جدید میں ادا کی گئی اور جامعہ سے ملحق قبرستان میں تدفین کی گئی اللہ تعالیٰ حضرتؒ کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے ، آمین ، تمام احباب سے حضرتؒ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

۳؍جولائی کو حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مدظلہم کے بڑے بھائی حافظ ریاض اختر صاحب اچانک وفات پاگئے۔

۲۸؍جولائی کو جامعہ مدنیہ جدید کے ناظم ڈاکٹر محمد امجد صاحب کے خالہ زاد بہنوئی بھائی خالد صاحب اچانک لاہور میں وفات پاگئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق نصیب ہو، آمین۔ جامعہ مدنیہ جدید اور خانقاہِ حامدیہ میں مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کرائی گئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین۔

MONTHLY ANWAR - E - MADINA LAHORE. CPL: 67

+92 333 4249302

+92 335 4249302

+92 333 4249302

jamiamadniajadeed

jmj786_56@hotmail.com

jamiamadnia.jadeed

jmj_raiwindroad

jamiamadniajadeed.org